SAT.12.July.2025
VOLUME:20 NO:169
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ 12 / جولائی 2025
جلد: 20 شمارہ: 169
16 / محرم الحرام 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

'اڈیشہ کی حکومت اڈانی چلاتے ہیں،

مودی کو بھی اڈانی چلاتے ہیں'، راہل گاندھی کا تلخ تبصرہ

بھوبنیشور: (ایجنسیز) ''اڈیشہ کی حکومت اڈانی چلاتے ہیں۔ نریندر مودی جی کو بھی اڈانی چلاتے ہیں۔'' یہ تلخ تبصرہ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے اڈیشہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ تقریب میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، اڈیشہ کانگریس انچارج اجئے کمار للو، اڈیشہ کانگریس صدر بھکت چرن داس، رام چندر قدم وغیرہم میں بھی موجود تھے۔ اس موقع پر راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی اور صنعت کار گوتم اڈانی کے درمیان سانٹھ گانٹھ کو ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''آج ہر جگہ اڈانی کا نام دکھائی دیتا ہے۔ اڈانی ہی اڈیشہ کی حکومت چلاتے ہیں، وہی نریندر مودی کو چلاتے ہیں۔'' انھوں نے جگن ناتھ یاترا کے دوران رَتھ کو اڈانی اور ان کے رشتہ داروں کے لیے روکے جانے کا ذکر بھی کیا اور بتایا کہ انھیں آسانی فراہم کرنے کے لیے حکومت ہمیشہ تیار رہتی ہے، لیکن غریبوں و مفلسوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ اڈیشہ کی بی جے پی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ''سابقہ بی جے ڈی حکومت کی طرح ہی اڈیشہ کی بی جے پی حکومت کا واحد کام عوام سے پیسہ لوٹنا ہے۔ قبائلیوں کو بغیر پوچھے ان کی زمین سے ہٹایا جا رہا ہے، پیسا قانون نافذ نہیں کیا جا رہا اور انھیں پتہ نہیں دیا جا رہا ہے۔'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''مودی حکومت کی فصل بیمہ یوجنا کا ایک ہی ہدف ہے، غریب کسانوں کا پیسہ 4-3 ارب پتیوں کو دینا ہے۔ آفت کے وقت کسانوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے، اس سے انھیں کوئی مطلب نہیں۔'' اس موقع پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی مرکزی اور ریاستی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انھوں نے کہا کہ ''بی جے پی پہلے وزیر اعلیٰ منتخب کرتی ہے، پھر اڈانی-امبانی جیسے لوگ دیکھنا شروع کرتے ہیں کہ کون سی زمین اچھی ہے، کہاں کانکنی کرنی ہے۔ ہمیں ان لوگوں کو مل کر سبق سکھانا ہے۔'' انھوں نے عوام سے یہ گزارش بھی کی کہ وہ سونیا گاندھی کے ذریعہ غریب و قبائلی طبقہ کی حفاظت کرنے کے لیے لائے گئے 2006 کے فاریسٹ ایکٹ کی حفاظت کریں، جسے مودی حکومت کمزور کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''جس فاریسٹ ایکٹ کو کانگریس 2006 میں لائی تھی، آج مودی حکومت اس کو کمزور کر رہی ہے۔ آپ کو اس کی حفاظت کرنی ہوگی۔ آپ کو لڑنا ہوگا، سب کو مل کر کانگریس پارٹی کو مضبوط بنانا ہوگا۔'' مودی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''سبھی آئینی اداروں پر مودی حکومت کا قبضہ ہے۔ الیکشن کمیشن کے ذریعہ اب بہار میں الیکشن سے عین قبل غریب، استحصال زدہ اور محروم طبقات کے لوگوں کے ووٹ کا حق چھیننے کی کوشش کی جا رہی ہے۔''

24 گھنٹے کے اندر دوسری مرتبہ ڈولی راجدھانی دہلی کی زمین

3.7 شدت کے زلزلہ سے لوگ فکر مند

دہلی: (ایجنسیز) دہلی میں ایک بار پھر زلزلہ کا جھٹکا محسوس کیا گیا ہے، جس نے لوگوں کو فکر میں مبتلا کر دیا ہے۔ 24 گھنٹے میں دوسری مرتبہ راجدھانی میں آئے زلزلہ کی شدت بہت زیادہ نہیں تھی، لیکن اتنی جلدی جلدی زمین ڈولنا تشویش ضرور پیدا کرتا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق تازہ زلزلہ کی شدت ریکٹر اسکیل پر 3.7 درج کی گئی ہے اور اس کا مرکز ہریانہ کا جھجر تھا۔ گزشتہ روز بھی دہلی-این سی آر میں زلزلہ آیا تھا، اور اس کی شدت آج کے مقابلے کچھ زیادہ تھی۔ 10 جولائی کو زلزلہ صبح 9 بج کر 4 منٹ پر آیا تھا، اور اس کی شدت 4.1 درج کی گئی تھی۔ اس کا مرکز بھی ہریانہ کا جھجر ہی تھا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ حال ہی میں جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں بھی کئی بار زلزلہ کا جھٹکا محسوس کیا گیا ہے۔ ان علاقوں میں زلزلہ دیگر علاقوں کے مقابلے تھوڑا تیز آتا ہے۔ جون اور جولائی میں جموں و کشمیر میں 5.4 شدت کا زلزلہ درج کیا گیا تھا، جس سے کچھ مقامات پر دیواروں میں شگاف پیدا ہو گئی تھی۔ حالانکہ کسی بڑے نقصان کی خبر نہیں ملی۔ شمال مشرقی ہند، خصوصاً آسام اور میگھالیہ جیسی ریاستوں میں بھی زلزلہ کے کئی جھٹکے گزشتہ چند ماہ میں محسوس کیے گئے ہیں۔ یہ علاقہ زلزلہ کے لحاظ سے حساس زون میں آتا ہے۔ جون میں آسام کے کچھ اضلاع میں 5.0 کے قریب شدت والا زلزلہ آیا تھا۔ اس کے بعد کئی لوگ گھروں سے باہر نکل گئے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ دہلی ان چنندہ علاقوں میں شامل ہے جہاں زلزلہ کا جوکھم ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ زلزلہ کی شدت کی بنیاد پر ملک کو 4 زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دہلی 'سسمک زون 4' میں آتا ہے، جو سب سے زیادہ حساس علاقوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس زون میں اتراکھنڈ کا نینی تال، پیلی بھیت، رُڑکی، بہار کا پٹنہ، اتر پردیش کا بلند شہر اور گورکھپور، سکم کا گنگٹوک اور پنجاب کا امرتسر وغیرہ شامل ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر دہلی میں تیز زلزلہ آتا ہے تو اس کی شدت 6 سے 6.9 کے درمیان ہو سکتی ہے۔ نیپال اور تبت میں آنے والے زلزلوں کا بھی دہلی پر براہ راست اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ ایسے میں دہلی میں زلزلہ کے اندیشہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

بی جے پی نے ملعون ایم ایل اے راجہ سنگھ کا استعفیٰ قبول کرلیا

حیدرآباد: تلنگانہ کی سیاست میں ایک اور زبردست ہلچل نے جنم لیا ہے، جب گوشہ محل کے ایم ایل اے راجا سنگھ نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو باضابطہ طور پر خیرباد کہہ دیا۔ جو بات پہلے افواہ یا سوشل میڈیا کی چہ مگوئیوں میں دبی ہوئی تھی، اب سرکاری طور پر تصدیق ہو چکی ہے۔ بی جے پی نے راجہ سنگھ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ارون سنگھ نے ایک خط کے ذریعے راجا سنگھ کو آگاہ کیا کہ ان کا استعفیٰ قومی صدر جگت پرکاش نڈا کی ہدایت پر فوری اثر کے ساتھ منظور کیا گیا ہے۔ تاہم پارٹی نے یہ بھی صاف کہہ دیا ہے کہ راجہ سنگھ کے استعفیٰ والے خط میں جو نکات شامل تھے، وہ بی جے پی کے نظریات، اصولوں اور طریقہ کار سے میل نہیں کھاتے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ پارٹی نے بات صاف کر دی "جو تم سوچتے ہو، ہم وہ نہیں ہیں!" راجہ سنگھ نے 30 جون کو پارٹی قیادت میں تبدیلی سے ناراض ہو کر استعفیٰ دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ بی جے پی کی جانب سے ن رام چندر راؤ کو تلنگانہ یونٹ کا نیا صدر بنانے کا فیصلہ صرف اُن کے لیے نہیں بلکہ لاکھوں کارکنوں، رہنماؤں اور ووٹروں کے لیے بھی ایک بڑا جھٹکا اور مایوسی کا سبب بنا ہے۔ اپنے استعفیٰ میں انہوں نے لکھا: "یہ فیصلہ صرف ذاتی نہیں، یہ کارکنان کے اعتماد پر چوٹ ہے۔"

ناندیڑ: 11 جولائی کو اردو گھر میں ہوئے کل ہند مشاعرے میں دائیں سے محمد تقی، الطاف ثانی، ظہیر الدین بابر اور بابر علی جالنہ دیکھے جاسکتے ہیں

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ایران-اسرائیل جنگ: 'کسی بھی حال میں ایران نہ جائیں'

ٹرمپ انتظامیہ نے امریکی عوام کو دی ہدایت

واشنگٹن: (ایجنسیز) اسرائیل اور ایران کی جنگ میں امریکہ کی مداخلت نے ایران-امریکہ کے رشتوں کو بھی تلخ بنا دیا ہے۔ ان دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے اور ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے امریکہ نے اپنے شہریوں کو ایران کا سفر نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ امریکہ کی طرف سے ایران کے سفر سے متعلق نئی ایڈوائزری جاری کی گئی ہے، جس میں واضح لفظوں میں کہا گیا ہے کہ شہریوں کو کسی بھی حالت میں ایران کا سفر نہیں کرنا چاہیے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے قونصلیٹ دفتر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''امریکی شہریوں کو کسی بھی وجہ سے ایران نہیں جانا چاہیے۔ ایران میں امریکی شہریوں کو بغیر کسی تنبیہ اور جرم کا کوئی ثبوت دیے اغوا کیا گیا ہے، اور غلط طریقے سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ان میں دوہری شہریت (یو ایس-ایرانی) رکھنے والے شہری بھی شامل ہیں۔'' اس پوسٹ میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''کچھ کو جھوٹے الزامات میں سالوں تک قید رکھا گیا، ذہنی اذیتیں دی گئیں اور یہاں تک کہ موت کی سزا بھی سنائی گئی ہے۔ صرف امریکی پاسپورٹ ہونا یا امریکہ سے تعلق ہونا ہی ایرانی افسران کے ہاتھوں گرفتاری کا وجہ بن سکتی ہے۔'' دوسری طرف امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان ٹیمی بروس نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''ایرانی حکومت دوہری شہریت کو منظوری نہیں دیتی ہے، اور حراست میں لیے گئے امریکی شہریوں کو مستقل طور سے قونصلر امداد دینے سے انکار کرتی ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''بمباری رک گئی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایران کا سفر کرنا محفوظ ہے۔'' ٹیمی بروس نے جانکاری دی کہ امریکی حکومت ایک نئی ویب سائٹ لانچ کر رہی ہے، جس کا مقصد امریکیوں کو ایران کے سفر سے محتاط کرنا ہے۔ بروس نے کہا کہ ''ہم امریکیوں کو ایران کے سفر کے تئیں آگاہ کرنے کے لیے ایک نئی ویب سائٹ بھی شروع کر رہے ہیں۔ آپ کئی زبانوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ سفر سے متعلق ایڈوائزری بھی وہاں دستیاب ہے۔ وہ اب بھی نافذ ہے۔'' محکمہ خارجہ کی ترجمان نے زور دے کر کہا کہ ''ہم یہ بات بار بار دہراتے ہیں کہ ایران کا سفر نہ کریں، خاص کر وہ لوگ جو دوہری شہریت رکھتے ہیں یا ایرانی نژاد سے ہیں۔ یہ کسی کے لیے بھی محفوظ نہیں ہے۔''

مودی اور آر ایس ایس پر قابل اعتراض تصویر تنازعہ کی سپریم کورٹ میں سماعت 14 جولائی کو

نئی دہلی: سپریم کورٹ وزیر اعظم نریندر مودی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر مبینہ قابل اعتراض تبصروں کے ساتھ قابل اعتراض تصویر بنانے کے معاملے میں ملزم ہیمنت مالویہ کی عبوری ضمانت کی درخواست پر 14 جولائی کو سماعت کرے گی۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس جوائے مالیا باگچی کی تعطیلاتی بنچ نے آج درخواست گزار کی جانب سے پیش ہونے والی ایڈوکیٹ ورندا گروور کے کیس کی جلد سماعت کی درخواست کو قبول کر لیا اور پیر کو کیس کو درج فہرست کرنے کی ہدایت دی۔ اندور کے کارٹونسٹ ہیمنت نے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 3 جولائی کے حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرتے ہوئے راحت کی درخواست کی ہے۔ ہائی کورٹ کے جسٹس سبودھ ابھیانکر کی سنگل بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ ہیمنت نے اظہار رائے کی آزادی کا غلط استعمال کیا ہے۔ انہیں متعلقہ تصویر بناتے وقت اپنی صوابدید کا استعمال کرنا چاہیے تھا۔ ہائی کورٹ نے ہیمنت کو تحویل میں لے کر پوچھ گچھ کا حکم دیا تھا۔ ہائی کورٹ سے راحت نہ ملنے کے بعد، ہیمنت نے عدالت عظمیٰ سے رجوع کیا اور عرضی داخل کر کے کہا کہ حراست میں پوچھ گچھ کی ضرورت لگ بھگ تعزیراتی لگتی ہے اور یہ ٹھوس تحقیقاتی تقاضوں یا مقصد پر مبنی نہیں ہے۔

ٹینس کھلاڑی رادھیکا کے قتل کا معاملہ،

والد دیپک یادو ایک دن کی پولیس ریمانڈ پر

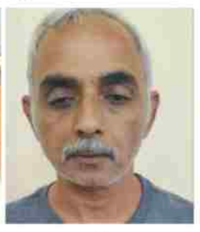

گروگرام: (ایجنسیز) گروگرام کے سیکٹر-57 میں قومی سطح کی ٹینس کھلاڑی رادھیکا یادو کے قتل کیس میں تازہ پیشرفت سامنے آئی ہے۔ عدالت نے جمعہ کو 49 سالہ ملزم دیپک یادو کو ایک دن کی پولیس ریمانڈ پر بھیج دیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ دیپک اپنی بیٹی کے ٹینس اکیڈمی چلانے کے فیصلے سے ناراض تھا اور اسی جھگڑے کے نتیجے میں اس نے بیٹی پر گولیاں چلا دیں۔ یہ اندوہناک واقعہ جمعرات کی صبح تقریباً 10:30 بجے سوشانت لوک فیز-2 میں پیش آیا، جب رادھیکا اپنے گھر کی پہلی منزل پر واقع کچن میں موجود تھی۔ ابتدائی تفتیش کے مطابق باپ بیٹی کے درمیان ٹینس اکیڈمی چلانے کو لے کر بحث ہوئی، جس کے دوران دیپک نے اپنی لائسنس یافتہ 32 بور کی بندوق نکال کر رادھیکا پر فائرنگ کر دی۔ گولیاں اس کی گردن اور کمر میں لگیں، جس سے وہ موقع پر ہی گر پڑی۔ گھر کے نچلے حصے میں رہنے والے رادھیکا کے چچا کلدیپ یادو فوراً اوپر پہنچے اور زخمی حالت میں اسے فوراً قریبی نجی اسپتال لے گئے، مگر ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے ریوالور اور خون کے نمونے قبضے میں لے کر فرانزیک جانچ کے لیے بھیج دیے ہیں۔ واقعہ کے بعد دیپک یادو کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں پولیس نے دو دن کی ریمانڈ کی درخواست کی تھی لیکن عدالت نے صرف ایک دن کی اجازت دی۔ پولیس اب سیکٹر-56 تھانے کے انچارج راجندر کمار کی قیادت میں واقعے کی گہرائی سے تفتیش کر رہی ہے۔ تحقیقات کے دوران دیپک یادو نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ گاؤں میں لوگ اسے بیٹی کی کمائی کھانے کا طعنہ دیتے تھے، جس سے وہ ذہنی طور پر پریشان تھا۔ رادھیکا نے کندھے کی چوٹ کے بعد ٹینس کھیلنا چھوڑ دیا تھا اور ایک اکیڈمی قائم کی تھی، جس سے وہ خودمختار زندگی گزار رہی تھی۔ پولیس ذرائع کے مطابق، دیپک کرایے کی آمدنی پر انحصار کرتا ہے اور اسے لگتا تھا کہ رادھیکا کا اکیڈمی چلانا اور سوشل میڈیا پر ایکٹیو رہنا خاندان کی عزت پر حرف لا رہا ہے۔ رادھیکا کی والدہ منجو یادو نے پولیس کو بتایا کہ وہ واقعہ کے وقت بخار کے باعث اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں اور صرف گولی چلنے کی آواز سنی۔

پہلی ہی بارش میں دہلی غرقاب، کانگریس نے کل جماعتی میٹنگ بلانے کا کیا مطالبہ، وزیر اعلیٰ کو عرضداشت پیش

نئی دہلی: (ایجنسیز) راجدھانی دہلی میں مانسون کی پہلی بارش نے ہی میونسپل کارپوریشن اور حکومت کی تیاریوں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ اس معاملے پر دہلی کانگریس نے ریاست کی بی جے پی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے کہا ہے کہ بارش کے دوران دہلی کے کئی علاقوں میں گھٹنوں تک پانی بھر گیا، جس سے صاف ہو گیا کہ حکومت کی تیاریاں صرف کاغذات تک محدود تھیں۔ اڈاکٹر نریش کمار نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری ایک کل جماعتی میٹنگ بلائیں، جس میں سبھی پارٹیوں کی رائے لے کر بارش سے نمٹنے کے لیے ایک مشترکہ اور ٹھوس حکمت عملی تیار کی جائے۔ اس سلسلے میں انھوں نے وزیر اعلیٰ کو ایک تفصیلی عرضداشت بھی بھیجی ہے، جس کی ایک کاپی دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کو بھی بھیجی گئی ہے، تاکہ اس سنجیدہ ایشو پر اعلیٰ سطحی مداخلت یقینی ہو سکے۔ ڈاکٹر نریش کا کہنا ہے کہ حکومت منٹو برج پر پانی نہ بھرنے کو اپنی کامیابی نہ سمجھے، کیونکہ دہلی صرف منٹو برج نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کا علاقہ شالیمار باغ ہو یا پی ڈبلیو ڈی وزیر پرویش ورما کا آبائی گاؤں منڈکا... ہر جگہ آبی جماؤ کی حالت رہی۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ عام شہریوں کا سڑکوں پر چلنا مشکل ہو گیا ہے، نالوں کی صفائی صرف کاغذی دعووں تک محدود رہی، اور پمپنگ سسٹم پوری طرح سے ناکام ثابت ہوا۔ کانگریس لیڈر نے الزام عائد کیا کہ دہلی حکومت کے محکمے ذمہ داری ایک دوسرے پر ٹالنے میں مصروف ہیں اور عوام سیوریج، ٹریفک جام و گندگی جیسے مسائل کا سامنا کرنے کو مجبور ہے۔ انھوں نے متنبہ کیا کہ اگر حکومت نے فوری اور بااثر قدم نہیں اٹھایا تو آنے والے دنوں میں حالات مزید بگڑ سکتے ہیں۔ کانگریس ترجمان ڈاکٹر نریش کے مطابق بی جے پی صرف میڈیا میں بیان بازی اور تشہیر تک محدود ہے، زمینی سطح پر کوئی ٹھوس کام نظر نہیں آ رہا۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ دہلی حکومت فوراً وارڈ سطح پر نگرانی ٹیمیں بنائے، ایمرجنسی پمپنگ مرکز قائم کرے اور نالوں کی صفائی کی نگرانی خود سینئر افسران کریں تاکہ عوام کو راحت مل سکے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ دہلی میں بارش اب صرف موسمی تبدیلی نہیں، بلکہ ایک سنگین شہری بحران بن چکی ہے۔ اس کا سامنا تبھی کیا جا سکتا ہے جب حکومت سیاسی تفریق والے رویہ سے اوپر اٹھ کر سبھی فریقین کو ساتھ لے کر چلے۔

کرکٹروں کی جگہ ڈاکٹروں کی نیلامی ہوئی

ڈاکٹر رضی شاہد کی بڑی قیمت، 8 ڈاکٹروں میں 4 مسلم شامل

مراد آباد: (ایجنسیز) اتر پردیش کے مراد آباد ضلع واقع سرکاری اسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی دور کرنے کے لیے ایک دلچسپ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے 'این ایچ ایم' یعنی قومی صحت مشن کے تحت کانٹریکٹ پر ڈاکٹروں کی تقرری کے لیے نیلامی والا نظام شروع کیا ہے۔ یعنی ڈاکٹروں کی بولی لگے گی اور طے قیمت پر انھیں اسپتالوں میں تقرری دی جائے گی۔ اسی کے تحت مراد آباد کے 8 ڈاکٹروں کی تقرری بولی لگا کر کی گئی ہے۔ ان 8 ڈاکٹروں میں 4 مسلم طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جن 8 ڈاکٹروں کو مراد آباد کے مختلف اسپتالوں میں تعینات کیا گیا ہے، انھیں آن لائن بولی لگا کر منتخب کیا گیا۔ سب سے بڑی بولی اینستھیٹسٹ ڈاکٹر رضی شاہد کی لگی ہے جنھیں ایم سی ایچ وِنگ میں 3 لاکھ 45 ہزار روپے ماہانہ کی بولی پر تعینات کیا گیا ہے۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے ضلع اسپتال میں کنسلٹنٹ میڈیسن کے عہدہ پر ڈاکٹر پرانجل مشرا کی 3 لاکھ 45 ہزار روپے ماہانہ کی بولی لگی ہے۔ دیگر 6 ڈاکٹروں کی بات کی جائے تو ٹراما سنٹر، ضلع اسپتال میں تقرر حاصل کرنے والے آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر اویس محبوب کی 2.10 لاکھ روپے ماہانہ، پنڈت دین دیال اپادھیائے اسپتال میں تقرر حاصل کرنے والے جنرل سرجن ڈاکٹر انل کمار گپتا کی 70 ہزار روپے ماہانہ اور 100 بیڈ ایم سی ایچ وِنگ میں تعیناتی پانے والی گائینوکولوجسٹ ڈاکٹر پونم سنگھ کی 70 ہزار روپے ماہانہ کی بولی لگی ہے۔ اسی طرح 100 بیڈ ایم سی ایچ وِنگ میں پیڈیاٹریشین ڈاکٹر ثنا عباد خان کی 1.79 لاکھ روپے ماہانہ، ڈیلاری میں آپتھلمولوجسٹ ڈاکٹر اویناش کمار سنگھ کی 1.795 لاکھ روپے ماہانہ اور ضلع مہیلا اسپتال میں پیڈیاٹریشین ڈاکٹر ارم راشد کی 1.65 لاکھ روپے ماہانہ کی بولی کے ساتھ تعیناتی ہوئی ہے۔ مراد آباد کے ڈپٹی چیف میڈیکل افسر اور نوڈل افسر ڈاکٹر سنجیو بیلوال کے مطابق قومی صحت مشن کے تحت 'ریورس بڈنگ سسٹم' کے ذریعہ لکھنؤ سے مراد آباد میں 8 ڈاکٹرس کی تعیناتی کی گئی ہے۔ اس میں جنرل سرجن، آرتھوپیڈک سرجن، اینستھیٹسٹ اور فیزیشین جیسے عہدے شامل ہیں۔ اس طریقۂ کار میں ڈاکٹر آن لائن ٹنڈر کے ذریعہ سے اپنی فیس تجویز کرتے ہیں اور سب سے کم بولی لگانے والے کو منتخب کیا جاتا ہے۔ اب تک 6 ڈاکٹروں نے جوائننگ بھی کر لی ہے، جبکہ 2 کی جوائننگ ہنوز باقی ہے۔

بحرِ ہند میں آیا شدید طوفان، انڈین کوسٹ گارڈ نے دنیا کا چکر لگانے نکلے 2 امریکی شہریوں کو مصیبت سے نکالا

انڈومان (ایجنسیز) ایک کشتی پر دنیا کا چکر لگانے نکلے دو امریکی شہریوں کو اس وقت جان مشکل میں نظر آنے لگی، جب بحر ہند میں شدید طوفان کا سامنا کرنا پڑا۔ خوش قسمتی یہ رہی کہ امریکی شہریوں کے ذریعہ مدد کے لیے لگائی گئی پکار انڈین کوسٹ گارڈ (ہندوستانی ساحلی محافظ) تک پہنچ گئی۔ حادثہ انڈمان نکوبار کے سب سے جنوبی کنارے اندرا پوائنٹ پر پیش آیا۔ دونوں امریکی شہریوں کو ان کی کشتی کے ساتھ ہندوستانی ساحلی محافظ حفاظت کے ساتھ کیمپبل بے لے آیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق جمعرات کو پورٹ بلیئر واقع ایم آر سی سنٹر کو ایک ڈسٹریس کال موصول ہوئی تھی۔ یہ کال امریکی سی-اینجل نامی کشتی سے کی گئی تھی جو اُس وقت اندرا پوائنٹ سے 53 ناٹیکل میل دور تھی۔ چنئی واقع یو ایس قونصلیٹ نے بھی انڈین کوسٹ گارڈ سے مدد کی اپیل کی۔ امریکی سی-فیئررس نے بتایا کہ خراب موسم کے سبب ان کی کشتی خراب ہو گئی ہے اور وہ سمندر میں پھنس گئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ الرٹ ملتے ہی جمعرات کی دوپہر 2 بجے انڈین کوسٹ گارڈ نے انٹرنیشنل سیفٹی نیٹ (آئی ایس این) فعال کر دیا۔ اس کے تحت اندرا پوائنٹ کے قریب سے گزر رہے سبھی جنگی جہاز اور مرچنٹ ویسیل کو ریسکیو کے لیے پیغام بھیج دیا۔ پیغام فلیش ہوتے ہی اندرا پوائنٹ کے قریب آپریشنل ڈیوٹی پر تعینات کوسٹ گارڈ کا جہاز آئی سی جی راجویر فوراً مدد کے لیے نکل گیا اور شام تک کشتی کے قریب پہنچ گیا۔ پھر آئی سی جی راجویر نے کشتی سے رابطہ قائم کیا۔ بے حد تیز ہواؤں اور کشتی کی میکانیکل فیلیئر کے باوجود دونوں عملہ کے اراکین بالکل صحیح حالت میں تھے۔ رات میں ہی آئی سی جی راجویر کشتی کو انڈمان لے کر نکل گیا۔ پھر جمعہ، یعنی 11 جولائی کی صبح کوسٹ گارڈ کا جہاز کشتی کو کھینچ کر کیمپبل بے لے آیا۔ ریسکیو مشن پر بیان جاری کر کوسٹ گارڈ فورس نے کہا کہ انڈین کوسٹ گارڈ میری ٹائم سیفٹی کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔

بی جے پی آئین سے سیکولرازم اور سوشلزم مٹانا چاہتی ہے، دلتوں و قبائلیوں کو لڑنا سیکھنا ہوگا: ملکھڑگے

دہلی: (ایجنسیز) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے جمعہ کو بی جے پی حکومت پر سخت حملہ بولتے ہوئے کہا کہ مرکز میں برسراقتدار بھارتیہ جنتا پارٹی آئین سے 'سیکولرازم' اور 'سوشلزم' جیسے بنیادی اصولوں کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دلت، قبائلی اور نوجوان اگر اپنے حقوق کے لیے لڑنا نہ سیکھیں تو بی جے پی ان کا وجود مٹا دے گی۔ ملکارجن کھڑگے دہلی میں منعقدہ کانگریس کے "آئین بچاؤ سماویش" پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے واضح طور پر کہا"، مرکز کی بی جے پی حکومت ہمارے آئین سے سیکولرازم اور سوشلزم کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

فری...... فری......
ATM کمیٹی ناندیڑ کے زیر اہتمام
بچوں کی تربیت کیسے کریں
PARENTING WORKSHOP
Regd.No.MAH 328/2015
خواتین کیلئے پردے کا اہتمام کیا گیا ہے۔
ہماری اولاد ہماری اُمید.....
والدین کی ذمہ داریاں.....؟
اچھے والدین بننے کیلئے کونسی خوبیاں ہونی چاہیے؟
بچوں کی تعلیم و تربیت کیسے کریں؟
بچوں کو اچھا اور سچا انسان بنانے کیلئے والدین کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟
یہ سب جاننے کیلئے پیرینٹنگ ورکشاپ میں شرکت کریں۔
صرف والدین ہی آئیں، بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔
SAEED AHMED
International Motivational Speaker
بتاریخ: ۱۳ جولائی ۲۰۲۵ء بروز اتوار دوپہر ۲ تا ۴ بجے تک
بمقام: فیس فنکشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ، دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
DO NOT MISS THIS OPPORTUNITY!!! HURRY UP!!! CONFIRM YOUR SEATS
رجسٹریشن کرنا ضروری ہے۔
خطاب عام: قابل اور کامیاب بچوں کی ہمت افزائی پروگرام اسی فنکشن ہال میں بوقت شام ۷ / بجے رکھا گیا ہے۔
طالب علم، والدین، ٹیچر اور تمام عوام الناس سے اس پروگرام میں شرکت کی گذارش
رجسٹریشن کیلئے رابطہ کریں۔
آفیس 7249243590
یوسف بھائی 9860425280
اسمٰعیل سر 9175209785
جاوید سر 7798017426
شیخ شکیل الٰہی 7888088851
نور سر 9960612486
منجانب: ATM کمیٹی ناندیڑ
آفیس خیار گلی اتوارہ، ناندیڑ۔ Mob. 7249243590

’اب تین محاذوں سے خطرہ ہے‘

چین، پاکستان اور بنگلہ دیش کا ابھرتا ہوا اتحاد اور جنرل انیل چوہان کی تشویش

رجنیش کمار

انڈیا کے چیف آف ڈیفنس سٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انیل چوہان نے منگل کو ایک بیان میں کہا کہ ’چین، پاکستان اور بنگلہ دیش کے مفادات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں جو علاقائی استحکام کو متاثر کر سکتے ہیں۔‘ جنرل انیل چوہان نے یہ باتیں آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن (ORF) کے فارن پالیسی سروے 2024 کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ جنرل چوہان نے بحر ہند میں انڈیا کے لیے بڑھتے ہوئے چیلنج کی طرف بھی اشارہ کیا۔ انھوں نے چین کا نام لیے بغیر کہا کہ ’وہ قرضے دے کر اس خطے میں اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے۔‘ جنرل چوہان نے کہا کہ ’جنوبی ایشیا میں حکومتیں مسلسل تبدیل ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ نظریاتی سطح پر بھی بڑے چیلنجز ابھر رہے ہیں۔ اسی طرح چین، پاکستان اور بنگلہ دیش کے آپس میں جڑے ہوئے مفادات بھی سیکورٹی خدشات کو بڑھا رہے ہیں۔‘ جنرل انیل چوہان نے کہا کہ ’انڈیا کو اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کرنی ہوگی اور بیرون ملک قابل اعتماد شراکت دار بھی بنانا ہوں گے۔ انڈیا کو مقامی اور عالمی مہارت کے ساتھ اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہوگا۔ ہم اقتصادی ترقی اور ٹیکنالوجی کو فروغ دے کر ہی قومی سلامتی کو مضبوط بنا سکیں گے۔‘ ایسے میں انڈیا میں دفاعی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ بدلتے ہوئے علاقائی تناظر میں انڈیا کے لیے مشکلات بڑھ رہی ہیں۔

’اب انڈیا کو تین محاذوں سے خطرہ ہے‘

دفاعی تجزیہ کار راہول بیدی کا کہنا ہے کہ ’سی ڈی ایس جنرل انیل چوہان کے خدشات بالکل جائز ہیں اور حال ہی میں پاکستان کے ساتھ چار روزہ تنازع کے بعد بہت سی چیزیں واضح ہوگئی ہیں۔‘ راہول بیدی کہتے ہیں کہ ’جنرل چوہان چین اور پاکستان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔‘ ابھی پچھلے ہفتے ہی ڈپٹی چیف آف آرمی سٹاف لیفٹیننٹ جنرل راہول آر سنگھ نے کہا تھا کہ چین نے انڈیا کے خلاف پاکستان کی مدد کی تھی۔ پہلے اسے دو محاذ جنگ کہا جاتا تھا لیکن اب اسے ’ایک محاذ سے مضبوط جنگ‘ کہا جا رہا ہے۔ راہول بیدی کا کہنا ہے کہ ’پاکستان کو چین سے دفاعی ساز و سامان، فضائی دفاعی نظام، سیٹلائٹ کی تصاویر اور انٹیلیجنس مل رہی ہے۔ انڈیا کے لیے تشویشناک بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش بھی پاکستان اور چین کے انڈیا مخالف اتحاد میں شامل ہو گیا ہے۔ اب انڈیا کو تین محاذوں سے خطرہ ہے۔ ایک مغربی سرحد سے، دوسرا شمالی سرحد سے اور بنگلہ دیش کی آمد کے بعد مشرقی سرحد سے بھی خطرہ ہے۔‘ راہول بیدی کا کہنا ہے کہ ’سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ بنگلہ دیش چین کے ساتھ مل کر ایک ہوائی اڈے پر کام کر رہا ہے۔ شمال مشرقی انڈیا کو جوڑنے والی چکن نیک کے لیے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ 1971 میں بنگلہ دیش بننے کے 30 سال بعد تک مشرقی سرحد انڈیا کے لیے محفوظ سمجھی جاتی تھی، لیکن اب ایسا نہیں ہے۔‘ سلی گڑی کوریڈور کو ’چکن نیک‘ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ کوریڈور، جو صرف 22 کلومیٹر چوڑا ہے، شمال مشرقی انڈیا کو بقیہ ملک سے زمینی راستے سے جوڑنے کا واحد راستہ ہے۔ اس راہداری کے ساتھ بنگلہ دیش اور نیپال کی سرحدیں بھی ملتی ہیں۔ بھوٹان اور چین بھی اس راہداری سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ پچھلے سال سوشل میڈیا پر بہت چرچا تھا کہ بنگلہ دیش لالمونیر ہاٹ میں چین کی مدد سے بنائے گئے ایک پرانے فضائی اڈے کو دوبارہ فعال کر رہا ہے۔ راہول بیدی اسی اڈے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ انڈیا کی سرحد سے تقریباً 15 کلومیٹر اور سلی گوڑی راہداری سے تقریباً 135 کلومیٹر دور ہے۔

’مشرقی سرحد سے خطرہ بڑھ گیا ہے‘

بنگلہ دیش کو ’انڈیا لاکڈ‘ ملک کہا جاتا ہے۔ درحقیقت، بنگلہ دیش کا 94 فیصد حصہ انڈیا کے ساتھ منسلک ہے۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان 4,367 کلومیٹر طویل سرحد ہے اور یہ بنگلہ دیش کی بین الاقوامی سرحد کا 94 فیصد ہے۔ ایسے میں بنگلہ دیش سلامتی اور تجارت کے لیے انڈیا پر انحصار کرتا رہا ہے۔ بنگلہ دیش شمال مشرقی ریاستوں سے سستا اور آسان رابطہ حاصل کرنے میں انڈیا کی مدد کرتا ہے اور شمال مشرقی ریاستوں کو باقی انڈیا سے جوڑنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تھنک ٹینک او آر ایف کے سینئر فیلو منوج جوشی کا کہنا ہے کہ ’اگر اتنی لمبی سرحد انڈیا کے خلاف ہو تو ہم خطرے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔‘ منوج جوشی کہتے ہیں کہ ’ابھی پچھلے مہینے چین کے شہر کنمنگ میں پاکستان، چین اور بنگلہ دیش کے درمیان ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میٹنگ میں ایک نیا علاقائی گروپ شروع کرنے کی بات ہوئی تھی۔ اسی لیے جنرل چوہان علاقائی استحکام اور سلامتی کے بارے میں تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔‘ منوج جوشی کہتے ہیں کہ ’اگر آپ فوجی طاقت ہیں یا معاشی طاقت، تو آپ پڑوسی ممالک کی خارجہ پالیسی کو اپنی خواہش کے مطابق تبدیل کر سکتے ہیں، یہ بنگلہ دیش کے ساتھ ہو سکتا تھا، لیکن انڈیا نہ تو فوجی طاقت ہے اور نہ ہی معاشی طاقت، اگر ہم دونوں میں سے کسی ایک میں بھی طاقتور ہوتے تو ہمارے پڑوسی ہماری بات مان لیتے۔‘ منوج جوشی کا کہنا ہے کہ ’آپریشن سندور کے بعد امریکہ پاکستان کو بہت اہمیت دے رہا ہے۔‘ جوشی کا کہنا ہے کہ ’ڈونلڈ ٹرمپ نے پاکستان کے فیلڈ مارشل عاصم منیر کو وائٹ ہاؤس میں لنچ پر مدعو کیا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کے مائیکل کریلا نے پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اہم اتحادی قرار دیا۔ امریکا کا جھکاؤ یقینی طور پر پاکستان کی طرف ہے۔ روس کی پاکستان میں دلچسپی بھی بڑھ رہی ہے۔‘

انڈیا کہاں ناکام ہو رہا ہے؟

اگر پاکستان کو زیادہ توجہ مل رہی ہے تو انڈیا کہاں ناکام ہو رہا ہے؟ منوج جوشی کہتے ہیں ’میرے خیال میں انڈیا کو ملکی سیاست کے لیے دہشت گردی جیسے مسائل کا استعمال کرنا بند کر دینا چاہیے۔‘ ’مودی حکومت کو خارجہ پالیسی کو ملکی سیاست سے الگ رکھنا چاہیے۔ جیسے G-20 سربراہی اجلاس کو اس طرح پیش کیا گیا جیسے کچھ الگ حاصل ہو گیا ہو۔ ہمیں کم دکھاوے اور زمین پر زیادہ ٹھوس کرنا ہے۔ بھوٹان نے بھی آپریشن سندور کی حمایت نہیں کی۔‘ دفاعی تجزیہ کار ادے بھاسکر کا خیال ہے کہ سی ڈی ایس جنرل انیل چوہان نے انڈیا کے پیچیدہ دفاعی چیلنجوں کا ایک اہم جائزہ پیش کیا ہے۔ ادے بھاسکر کہتے ہیں کہ ’انڈیا کے دفاعی حکمت عملی کے ماہرین نے اب تک جو چیلنجز دو محاذوں پر دیکھے تھے، وہ اب تین محاذوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ چین اب پاکستان کے ساتھ بنگلہ دیش کو بھی اپنے کیمپ میں لانے میں کامیاب ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ شیخ حسینہ کے جانے سے پہلے اس پر زیادہ غور نہیں کیا گیا تھا۔‘ راہول بیدی کا کہنا ہے کہ ’ٹرمپ کے موقف سے پاکستان کی ساکھ میں اضافہ ہوا ہے۔ امریکا نے پاکستان کے فیلڈ مارشل کو وائٹ ہاؤس میں لنچ پر مدعو کیا، دس دن بعد پاکستان کی فضائیہ کے سربراہ نے بھی امریکا کا دورہ کیا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ امریکا پاکستان کو ہتھیاروں کی سپلائی بحال کر سکتا ہے۔‘

پاکستان امریکہ کے لیے اچانک اتنا اہم کیسے ہو گیا؟

راہول بیدی کہتے ہیں کہ ’پاکستان جس مقام پر واقع ہے اسے بہت سٹریٹجک سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان کی سرحد چین، افغانستان، ایران اور وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ ملتی ہے، یہ ایک بہت اہم مقام ہے، اس کے علاوہ بلوچستان میں نایاب زمینی معدنیات موجود ہیں اور ہر کسی کو ان کی ضرورت ہے۔ آپریشن سندور کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ اسرائیل کے علاوہ کسی نے انڈیا کا ساتھ نہیں دیا۔ بین الاقوامی تنظیموں نے دہشت گردی کی مذمت کی لیکن پاکستان کی مذمت نہیں کی گئی۔‘ کیا اس سارے معاملے میں انڈیا کی کوئی کوتاہی ہے؟ راہول بیدی کا کہنا ہے کہ ’انڈیا کے ایک معروف سفارت کار نے مجھے بتایا کہ انڈیا باتیں تو بہت کرتا ہے لیکن عملی طور پر کرتا کم ہے۔‘ ’انڈیا کے پاس مضبوط فوج اور بحریہ ہے لیکن جب جاپان اور امریکہ کے لوگ آتے ہیں اور زمین پر چیزیں دیکھتے ہیں تو چیزیں بہت مختلف نظر آتی ہیں۔‘ او پی جندل یونیورسٹی میں چائنا اسٹڈیز کی پروفیسر شری پرنا پاٹھک کا بھی ماننا ہے کہ چین اور پاکستان کے ساتھ بنگلہ دیش کے شامل ہونے سے انڈیا کے لیے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ پروفیسر پاٹھک کا کہنا ہے کہ ’چین بنگلہ دیش کے لالمونیر ہاٹ ایئر بیس کو دوبارہ آپریشنل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور یہ انڈیا کی سلامتی کے لیے بہت خطرناک ہوگا۔ ظاہر ہے کہ انڈیا اس کی تیاری کر رہا ہے۔‘ ’ہم بنگلہ دیش میں حکومت کی تبدیلی کا انتظار نہیں کر سکتے۔ چین انڈیا کو اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ الجھا کر رکھنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ اسے کسی چیلنج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔‘ تاہم پروفیسر پاٹھک نہیں مانتے کہ پاکستان کی عالمی ساکھ بڑھی ہے۔ پروفیسر پاٹھک کہتے ہیں کہ ’ہم امریکہ سے زیادہ توقع نہیں رکھ سکتے۔ دہشت گردی پر مغرب کا موقف پہلے بھی ایسا ہی تھا۔ اسرائیل واحد ملک تھا جس نے کہا تھا کہ انڈیا کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ بدقسمتی سے، ہم برکس میں اسرائیل کے خلاف قرارداد پاس کرنے کا حصہ تھے۔‘

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے!

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

قدرت کا نظام یہ ہے کہ اہم نتائج حاصل کرنے کے لئے مسلسل اور دیر تک جد و جہد کرنی پڑتی ہے، تخریبی کاموں میں تو کچھ زیادہ وقت نہیں لگتا؛ لیکن تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے اندر برداشت کی صلاحیت، انتظار کی قوت اور جہد مسلسل کی عادت ہو، درخت گھنٹے دو گھنٹے میں کاٹا جا سکتا ہے؛ لیکن بیج سے پودا اور پودے سے تناور درخت بننے میں سالہا سال مطلوب ہوتے ہیں، ہر ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچے کو جوان ہوتا ہوا اور شادی بیاہ کے مرحلے سے گذرتا ہوا دیکھے، یہاں تک کہ اس کی اولاد خود صاحب اولاد ہو جائے، یہ منظر اس کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک اور دل کے لئے سرور کا باعث ہوتا ہے؛ لیکن اس منزل تک پہنچنے کے لئے مدتوں صبر کی راہ سے گذرنا پڑتا ہے، محض وقتی جذبہ اور چیخ و پکار سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں کیا جا سکتا، یہ بات جس طرح مادی نتائج کے حصول کے لئے ضروری ہے، اسی طرح سماج میں اپنے حقوق کو حاصل کرنے اور بدخواہوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ جب سے ہندوستان کے روابط اسرائیل سے بڑھے ہیں، ہندوستان نے ناطرفدار بلاک سے اپنے آپ کو الگ کر کے امریکہ اور مغرب کی متابعت قبول کی ہے، اور مغربی ملکوں نے عالمی غنڈہ گردی اور خوں آشامی کی خو کو پوری کرنے کے لئے اسلامی دہشت گردی کا ہوّا کھڑا کیا ہے، صورت حال یہ ہے کہ آئے دن مسلمان نوجوانوں کا انکاؤنٹر کیا جاتا ہے، مسلمانوں کے خلاف فرضی مقدمات دائر کئے جاتے ہیں، کسی جواز کے بغیر نوجوانوں کو گرفتار کیا جاتا ہے، گرفتار کرنے میں ملک کی اعلیٰ عدالتوں کی ہدایات کا پاس و لحاظ تک نہیں رکھا جاتا، دہشت گردی کا کوئی بھی واقعہ ہو، کسی مسلم تنظیم (جو اکثر فرضی ناموں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی) کو ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے، مندر میں کوئی دھماکہ ہو تب بھی مسلمانوں کو مجرم گردانا جاتا ہے اور مسجد میں ہو تب بھی مسلمان ہی قصوروار سمجھے جاتے ہیں، ملزموں کی مجرموں کی طرح تشہیر کی جاتی ہے اور ذرائع ابلاغ میں کچھ اس طرح معاملات کو پیش کیا جاتا ہے کہ گویا یہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور ناقابل انکار واقعہ ہو۔ بہت سے نوجوان وہ ہیں، جو طویل عرصہ سے جیل میں بند ہیں، نہ ان پر مقدمہ کی کاروائی ہوتی ہے اور نہ انھیں ضمانت ملتی ہے، ایسا بھی ہوا کہ کسی واقعہ کے سلسلہ میں پولیس نے کچھ نوجوان مسلمانوں کو گرفتار کیا، بعد میں انکشاف ہوا کہ جرم کے مرتکب بعض ہندو تنظیموں کے لوگ تھے؛ لیکن جو مسلمان گرفتار کئے گئے، انھیں رہائی نصیب نہ ہو سکی، یہ بھی ہوا کہ بہت سے نوجوان باعزت بری کئے گئے، محض شک کی بنا پر جب ان کی گرفتاری عمل میں آئی تھی تو میڈیا نے اسے شاہ سرخی بنایا تھا، حکومت کے عہدہ داران اور پولیس افسران نے بھی اس کے بارے میں گرم گرم بیانات دئے تھے؛ لیکن ان کے باعزت بری ہونے کی خبر کو نہ تو میڈیا میں کوریج مل سکا اور نہ حکومت اور پولیس کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی وضاحت ہوئی یا معذرت آئی، جن لوگوں کو شک کی بنیاد پر گرفتار کیا جاتا ہے، ان کے لئے وہ وقت نسبتاً اچھا ہوتا ہے، جب وہ جیل بھیج دیئے جاتے ہیں؛ ورنہ تو جب تک وہ پولیس تحویل میں ہوتے ہیں، ان کے ساتھ ایسا روح فرسا سلوک کیا جاتا ہے، جن کو سن کر کلیجہ منھ کو آتا ہے، حد تو یہ ہے کہ بعض دفعہ ایسے ملزمین کے خلاف مقدمہ کی پیروی کرنے والے وکیل بھی نہیں ملتے اور کوئی وکیل مقدمہ قبول کرتا ہے تو دوسرے اس کی پٹائی کر دیتے ہیں۔ غرض کہ عمومی طور پر اس وقت مسلمان عدم تحفظ کا شکار ہیں، فرقہ پرست ہندو تنظیمیں انھیں رسوا کرتی ہیں، پولیس بلاثبوت انھیں گرفتار کرتی ہے اور گرفتار کرنے کے بعد بھی انھیں ایذا رسانی کا شکار بناتی ہے، قانون ساز ادارے ٹاڈا، پوٹا اور مختلف ناموں سے ایسے قوانین بناتے ہیں، جو لاقانونیت کا جواز فراہم کرتے ہیں، نیز ذرائع ابلاغ مسلمانوں پر جور و ستم ڈھانے والے افراد اور اداروں کی پیٹھ تھپکتے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے ہیں، ہمارا ردعمل اس سلسلہ میں یہ ہوتا ہے کہ ہم وقتی طور پر احتجاج کرتے ہیں، احتجاجی بیانات دیتے ہیں؛ لیکن ہمارا یہ احتجاج اُردو اخبارات تک محدود ہوتا ہے، جس کو حکومت کے ایوانوں میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، سوال یہ ہے کہ ایسی صورت حال میں مسلمان کیا کرے؟ ایک راستہ تو پرتشدد ردعمل کا ہے، جیسا کہ ماؤوادی کرتے رہتے ہیں، یا بعض علاحدگی پسند تنظیمیں کرتی رہی ہیں، ظاہر ہے کہ یہ اسلامی طریقہ نہیں ہے، اسلام نہ ابتداءً تشدد کا قائل ہے اور نہ رد عمل میں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’لاضرر ولاضرار‘‘ یعنی نہ ابتداءً نقصان پہنچایا جائے نہ جواباً، شریعت نے اس بات کی اجازت نہیں دی ہے کہ عوامی املاک کو نقصان پہنچایا جائے، غلطی ایک پولیس والے نے کی ہو اور نشانہ کسی بھی پولیس والے کو بنا دیا جائے، یہ اسلامی عمل نہیں ہوگا؛ بلکہ اسلام کو بدنام کرنے والا عمل ہوگا، ایسے ردعمل سے سماج میں نفرت کے جذبات پروان چڑھنے لگتے ہیں اور انصاف پسند لوگ بھی غلط رائے قائم کر بیٹھتے ہیں۔ دوسرا طریقہ قانونی ہے، ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے، یہاں کی عدلیہ بڑی حد تک آزاد ہے، بہت سے معاملات میں عدلیہ نے اقلیت کو انصاف فراہم کیا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے معاملات کو عدالت تک پہنچایا جائے اور اس کی مسلسل پیروی کی جائے، یہاں تک کہ مقدمہ اپنے انجام کو پہنچ جائے، بھاگل پور اور گجرات فسادات کے بعض ملزمین کو سزائیں ملی ہیں اور بیشتر مقدمات میں مسلمان نوجوان باعزت بری کئے گئے ہیں؛ لیکن اس میں مسلمانوں کی اجتماعی کوششوں کا بہت کم دخل ہے، اگر مسلمان باضابطگی کے ساتھ ایسے مقدمات کی پیروی کریں اور سیشن کورٹ سے ہائی کورٹ اور ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ تک جانے کے لئے تیار ہوں، مجرم پولیس عہدہ داروں کا جرم ثابت ہو جائے اور ان کو سزا ملے، نیز مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کو عوام کی عدالت میں پہنچانے کے لئے انسانی حقوق کی تنظیموں سے مدد لی جائے اور چند واقعات میں مجرمین کو سزا مل جائے تو اس کے گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔ لیکن اس کے لئے تین باتیں ضروری ہیں: ایک تو ثابت قدمی اور صبر کے ساتھ جہد مسلسل، کسی بھی اہم کام کے نتیجہ خیز ہونے کے لئے صبر و برداشت اور انتظار کی قوت ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ دُعاء فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ہر کام میں ثابت قدمی عطا فرما: اَللّٰھُمَّ إنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ الخ (سنن الترمذی، عن شداد بن اوس، حدیث نمبر: ۳۴۰۷) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی عمل کرتے تو تسلسل اور دوام کے ساتھ اسے انجام دیتے: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا عمل عملا أثبت (مسلم، حدیث نمبر: ۷۴۶) قرآن مجید نے خود مسلمانوں کو جو دُعاء سکھائی ہے، اس میں ثابت قدمی کی بھی دُعا سکھائی گئی: ...... وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا (آل عمران: ۱۴۷) مسلمانوں کو بار بار تلقین کی گئی کہ وہ صبر اور مصابرہ سے کام لیں اور اس بات کی بھی کہ وہ سرحدوں کی حفاظت کے بارے میں ہمیشہ چوکنا رہیں: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا (آل عمران: ۲۰۰) مصابرہ کے معنی کسی چیز پر پابندی کے ساتھ جمے رہنے کے ہیں، (مختار الصحاح، ص: ۸۳) اور قرآن کے حکم ’’رابطوا‘‘ کا اصل مقصد مسلمانوں کی حفاظت ہے، چاہے وہ کسی مسلم ملک میں ہو یا کسی غیر مسلم ملک میں، مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ نہ صرف اُمت کے دین و ایمان کے لئے؛ بلکہ ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے جو تدبیریں کر سکتے ہیں، وہ ضرور کریں، ہوتا یہ ہے کہ وقتی طور پر تو ہم احتجاج کرتے ہیں، اخبارات میں بیان دیتے ہیں اور اپنی مظلومیت کی داستان سناتے ہیں؛ لیکن ہم ایف آئی آر درج نہیں کراتے، درج کراتے وقت پولیس والوں کی بدنیتی پر نظر نہیں رکھتے، پھر جب معاملہ عدالت میں جاتا ہے تو تسلسل کے ساتھ مقدمہ کی پیروی نہیں کرتے، اگر ذیلی عدالت سے اپنے موقف کے خلاف کوئی فیصلہ ہو گیا تو اوپر کی عدالت کا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے، اس طرح ہم قانونی لڑائی ہار جاتے ہیں، جب تک ہماری قانونی کوششوں میں تسلسل نہیں ہوگا، ہمیں انصاف حاصل نہیں ہو سکے گا۔ دوسری ضروری چیز یہ ہے کہ مسلمان نوجوان قانون کی تعلیم حاصل کرنے پر توجہ دیں اور مسلم معاشرہ میں زیادہ سے زیادہ وکلاء اور قانون داں فراہم ہوں، بڑے شہروں میں بھی اور چھوٹے شہروں اور قصبات میں بھی، آج کل ویسے بھی تعلیم اور روزگار کا رشتہ بہت کمزور ہو گیا ہے، بہت کم نوجوان ہیں، جن کو اُن کی تعلیم کے مطابق ملازمت حاصل ہوتی ہے، سرکاری ملازمت تو کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہے، جن شعبوں میں زیادہ روزگار ملتے تھے، اب ان میں پرائیوٹیشن کا رجحان بڑھ رہا ہے، انسانی ضرورتوں کو مشینیں کم کرتی جا رہی ہیں، اور اب جوں جوں مصنوعی ذہانت کے شعبوں میں ترقی ہو رہی ہے، یہ صورتِ حال بڑھتی جائے گی۔ عام طور پر نوجوان تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جو کام مل جائے اس کے ذریعہ اپنی ضروریات زندگی کا سامان کرتے ہیں؛ اس لئے چاہے وکالت کو اپنا پیشہ نہ بنایا جائے؛ لیکن اس کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارے سماج میں زیادہ سے زیادہ قانون داں موجود ہوں، کوئی بھی چھوٹا بڑا واقعہ پیش آئے، ایسے افراد کے ذریعے FIR درج کرائی جائے؛ تاکہ پولیس دھوکہ بازی سے کام نہ لے سکے، جیسا کہ اس وقت کی صورت حال ہے، جب پولیس اسٹیشن اور حکومت کے مجاز اداروں میں شکایت لے کر جائیں تو یہ پوری تیاری کے ساتھ پہنچیں اور اپنے مقررہ ڈریس میں پہنچیں، اس طرح سرکار پر بھی دباؤ پڑے گا اور مسلمانوں کے ساتھ جس دھوکے اور بے اعتنائی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے، اس کا تدارک ہو سکے گا۔ تیسری ضروری چیز اتحاد و اشتراک ہے، ملک بھر میں پیش آنے والے مقدمات کی پیروی غیر معمولی اخراجات کی متقاضی ہے، اس کے لئے تمام تنظیموں کو اکٹھا ہونا پڑے گا، مذہبی تنظیمیں جیسے جمعیۃ علماء، جماعت اسلامی، ملی کونسل، مختلف ریاستوں کی امارت شرعیہ وغیرہ اور سیاسی تنظیمیں جیسے مسلم لیگ، مجلس اتحاد المسلمین، یوڈی ایف وغیرہ، اگر یہ تمام تنظیمیں مل کر ایک تحفظ مسلمین بورڈ بنائیں، مشترک طور پر افرادی اور مالی وسائل لگا کر ایسے مقدمات کی پیروی کریں اور اس انداز پر کام کریں کہ کسی معاملے میں کریڈٹ حاصل کرنے کا جھگڑا پیدا نہ ہو، مثلاً جس ریاست میں جو تنظیم زیادہ فعال ہو، وہاں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے وہاں کی مقامی تنظیم کو ذمہ دار بنا دیا جائے، اس طرح بہ آسانی ان مسائل کو حل کیا جا سکے گا اور اس وقت مسلمانوں کے خون کی جو ارزانی اور سماج میں ان کی بے وزنی و بے وقاری دیکھی جا رہی ہے، شاید اس کی نوبت نہ آئے، اگر مسلمانوں نے اس سلسلہ میں کوئی لائحہ عمل طے نہیں کیا اور اُمت کے مشترک مفاد کے لئے جھوٹے وقار کی قربانی دینے کو تیار نہ ہوئے تو ان کی ذلت و رسوائی اور جان و مال کی ارزانی کی داستان طویل سے طویل تر ہوتی جائے گی، افسوس کہ طوفان ہمارے سروں سے گذر رہا ہے؛ لیکن ہماری بے شعوری اور بے حسی کی شام آئے نہیں آتی:

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

منفرد و مکالماتی لہجے کا شاعر: حامد بھساولی

تحریر: خواجہ احمد حسین 9831851566

مشاعرے کے شعراء کو ادب میں وہ مقام نہیں مل پاتا جو انھیں مشاعرے میں حاصل ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ نقاد کی نگاہوں میں مشاعرے کی شعراء کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ ایک زمانہ تھا کہ فلمی نغمہ نگاروں کو بھی ادب میں وہ مقام حاصل نہ ہو سکا جس کے وہ حقدار تھے۔ پر اس حصار کو کیفی اعظمی، مجروح سلطان پوری، ساحر لدھیانوی اور جاوید اختر وغیرہ نے توڑ ڈالا۔ ٹھیک ویسے ہی مشاعرے کے چند شعراء نے بھی اس روایت کو برقرار رکھا، جن میں ڈاکٹر نواز دیوبندی، اشہر اقبال، ماجد دیوبندی، ڈاکٹر طارق قمر، ارشاد آرزو، مہتاب سلم اور حامد بھساولی کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ مشاعرے میں جو شعراء سامعین کے دلوں پہ راج کرتے ہیں، ان میں ایک اہم اور معتبر نام حامد بھساولی کا بھی ہے۔ گذشتہ کیم دسمبر 2024 کو کلکتہ میں جمیل منظر صاحب کے ہوٹل کرسٹ ووڈ میں ملاقات ہوئی۔ قومی ایکتا منچ کلکتہ کے مشاعرہ میں تشریف لائے تھے۔ ہوٹل میں آپ نے اپنا شعری مجموعہ ’’آوازہ‘‘ یہ لکھکر پیش کیا کہ ’’پیارے بھائی مشفق مخلص سماجی خدمتگار خوش فکر شاعر عالی جناب خواجہ احمد حسین صاحب کی خدمت میں نذرانہ خلوص، حامد بھساولی‘‘ کتاب پیش کرتے ہوئے بطور یادگار یہ تصویر بھی لی گئی۔ حامد بھائی کی شاعری مجھے بے حد پسند اس لئے ہے کہ سلیس اور عام فہم لہجے میں بڑے ہی سلیقے سے سخن طرازی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پہ یہ شعر دیکھیں۔۔

نہ حاسد تھے نہ کوئی دشمنی تھی
مرا جس وقت آوازہ نہیں تھا

کتنا سچا شعر ہے۔ سماج اور احباب کے نظریئے کی خوبصورت عکاسی۔ ہر شخص کو اس میں اپنا عکس دکھائی دے سکتا ہے۔ حامد بھائی سے خاکسار خواجہ کو حبیب ہاشمی صاحب مرحوم نے ہوڑہ کے ایک مشاعرہ میں ملوایا تھا، دوسرے روز آسنسول برن پور کے مشاعرے میں ہم ساتھ گئے، پھر ہم دونوں ایک دوسرے سے کافی قریب ہو گئے۔ اپنے شہر کانکی نارہ کے مشاعرہ میں آپ کو مدعو کیا، جس میں حبیب ہاشمی، ڈاکٹر شہناز نبی، جمیل خیرآبادی اور سہیل عثمانی نے بھی شرکت کی تھی۔ شکیل انصاری اور خاکسار خواجہ احمد حسین کی مشترکہ نظامت تھی۔ اس مشاعرہ میں حامد بھائی نے اپنے منفرد دلب و لہجہ سے کہرام برپا کر دیا تھا۔ جسے آج بھی لوگ بھول نہیں پائے ہیں۔ ہمارے تعلقات یہیں سے پختہ بھی ہو گئے۔ آج ساری ادبی دنیا اس بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر کو سننے کے لئے بیتاب رہتی ہے۔ میرے اس جملے کی دلیل کے لئے اجین کے معروف ادیب و شاعر کے تاثرات پیش خدمت ہیں ’’حامد بھساولی ہمارے عہد کے ایک ایسے مقبول و معروف شاعر ہیں جس نے اپنی شاعری میں زندگی سے مکالمے کی نئی روایت قائم کی ہے، وہ بلاشبہ سامعین کے ہردلعزیز شاعر ہیں اور ارباب ادب کی آنکھوں کا تارا بنے ہوئے ہیں۔ شاعری میں ان کا کمال فن یہ ہے کہ وہ سادہ، معمولی اور غیر اہم سامنے کی بات کو بھی اپنی تخلیقی ہنرمندی اور فنی مہارت سے معیاری فن پارے میں تبدیل کر دیتے ہیں اس طرح ادبی حوالوں میں بھی ان کا نام روشن ہے‘‘ اجین کے ہی مرحوم ڈاکٹر ضیاء رانا جیسے دانشور نے لکھا ہے کہ ’’غم ذات کو غم کائنات بنا دینے کے فن سے حامد بھساولی خوب واقف ہیں۔ ان کا لہجہ یقیناً اپنی ایک الگ شناخت کا اعلان کرتا ہے‘‘ حامد بھائی میرے اچھے دوست اور ایک مخلص انسان ہیں۔ سید خانوادے کا یہ سخن پرور آج پوری ادبی دنیا میں آفتاب و مہتاب کی مانند چمک دمک رہا ہے۔ معروف بین الاقوامی شہرت یافتہ نقیب معین شاداب نے بھی اعتراف کیا ہے کہ حامد بھساولی کی بے ساختگی اور برجستگی ہمیں خوب متاثر کرتی ہے اور ان کی شعری صلاحیت بھی خداداد ہے۔ تب ہی تو زمانے کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں 160 صفحہ پہ مشتمل ان کے شعری مجموعہ کے 104 غزلوں میں سے صرف چند منفرد اور مکالماتی اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

خدا کا شکر ہے موجوں سے دو دو ہاتھ کئے
تمہاری آس میں بیٹھے رہے تو ڈوب جاتے تم

باادب لوگوں میں جو بیٹھا نہیں
وہ سکھائے گا ہمیں آداب کیا

میں ہوں جگنو کوئی سورج
میری موجودگی سے ڈرتے ہیں

دعا سے تیز جاتی ہے فلک پر
بچو حامد کسی کی بددعا سے

تم ہی چیت پہ اترا رہے ہو اتراؤ
ہمیں پہ وقت ابھی کچھ نوں زوال کا ہے

ان اشعار کے پسِ منظر یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ پورے ادبی منظر نامہ پہ حامد بھساولی ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ملک کے معروف پارلیمنٹرین ملت کے سچے و ایماندار قائد عزت مآب اسد الدین اویسی صاحب اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے کیبینیٹ منسٹر محترم جاوید احمد خان اور بزرگ بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر پروفیسر وسیم بریلوی بھی آپ کی شاعری سے بہت متاثر و قدرداں ہیں۔ حامد بھساولی صرف شاعر ہی نہیں بلکہ زبان اردو کے سچے خادم بھی ہیں مہاراشٹر میں شہنشاہ غزل ایوارڈ سے بھی نوازے جا چکے ہیں، دیس بدیس میں فروغ اردو کی خاطر سرکاری اسکول کی مستقل ملازمت سے ولینٹیری ریٹائرڈ منٹ لے لی اور معمولی پنشن سے اپنے کنبے کی کفالت پوری کرتے ہیں اور مشاعرے کو ہی اپنا شغل بنا لیا ہے، تعصب کا عینک اتار کر اگر دیکھا جائے مرحوم راحت اندوری اور مرحوم منور رانا کے بعد موجودہ دنیا، مشاعرہ میں تحت الفظ میں حامد بھساولی عوام کی پہلی پسند ہیں یہ میری ذاتی رائے ہے، امید ہے کہ ان کا مجموعہ ’’آوازہ‘‘ کی انشاء اللہ ادبی دنیا میں خوب پذیرائی ہوگی۔ آپ کے ادبی عزمِ سفر کو سلام اور آپ کے ہی شعر پہ گفتگو کا اختتام کہ۔۔۔

ہیں وہ دیے ہم رہِ خدا کے،
جنہیں جلایا ہے صوفیوں نے
ہواؤں سے کیا ڈرا رہا ہے،
ہم آندھیوں سے بجھے نہیں ہیں

’’آوازہ‘‘ کی آواز انشاءاللہ پورے ادبی دنیا میں سنی جائے گی دلی مبارکباد۔

جادو ٹونے کے الزام میں ایک خاندان کے پانچ افراد قتل

’مرنے والوں پر بچے کے علاج کے لیے دباؤ ڈالا گیا‘

انڈین ریاست بہار کے ضلع پورنیا کے ایک گاؤں میں جادوٹونے کے الزام میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ پورنیا پولیس کے مطابق مرنے والوں میں بابو لال اورون اور ان کی بیوی سمیت خاندان کے پانچ افراد شامل ہیں۔ پورنیا کے ضلعی مجسٹریٹ انشول کمار نے کہا ہے کہ اس معاملے میں مرکزی ملزم سمیت تین افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انشول کمار کے مطابق ’یہ واقعہ 6 جولائی کی رات کو پیش آیا۔ رات دو بجے کے قریب پانچ لوگوں کو زدوکوب کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ انھیں مار پیٹ کے بعد جلا دیا گیا۔ پھر کو پولیس اور انتظامیہ نے لاشوں کو برآمد کر کے ان کا پوسٹ مارٹم کروایا۔‘ ان کے مطابق ’ایف آئی آر میں 23 نامزد ملزمان ہیں جبکہ 150 سے 200 نامعلوم افراد کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا گیا۔ کئی مقامات پر چھاپے جاری ہیں اور اب تک تین افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔‘ ’مرنے والے خاندان پر بچے کے علاج کے لیے دباؤ ڈالا گیا‘ پورنیا کے ڈی آئی جی پرمود کمار منڈل کے مطابق ’کچھ دن پہلے اس گاؤں میں ایک بچہ بیمار تھا اور مرنے والے خاندان پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اس کا علاج کریں۔‘ ڈی آئی جی کے مطابق جب بچہ صحت یاب نہ ہو سکا تو بابو لال اور ان کے خاندان کے پانچ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ پورنیا کے سینیئر ڈسٹرکٹ پولس آفیسر پنکج کمار شرما کا کہنا ہے کہ ’مرنے والے خاندان پر جادوٹونے کرنے کا الزام تھا اور خیال کیا جا رہا ہے کہ ان افراد کے قتل کا تعلق بھی جادوٹونے سے ہی ہے۔‘ انھوں نے کہا کہ ’مرنے والے خاندان کے ایک نابالغ فرد نے بتایا کہ ان کی فیملی کے پانچ افراد کو مارا پیٹا گیا اور پھر زندہ جلا دیا گیا۔‘ پولیس کے مطابق لاشوں کو منتقل کرنے کے لیے ایک مقامی شخص سے ٹریکٹر لایا گیا تھا۔ ’پانچوں افراد کی لاشوں کو ایک مقامی تالاب میں پھینک دیا گیا تھا جہاں سے بعد پولیس نے انھیں برآمد کیا۔‘ ’مرکزی ملزموں کے علاوہ ٹریکٹر کے مالک کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے اور ٹریکٹر کو قبضے میں لے لیا گیا ہے۔‘ اس واقعے کے منظر عام پر آنے کے بعد بہار میں امن و امان کی صورتحال پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں تاہم ضلعی اور پولیس انتظامیہ کے عہدیداروں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ ملزموں کو سخت سزا دی جائے گی۔ سینیئر ڈسٹرکٹ پولس آفیسر پنکج کمار شرما نے کہا ہے کہ ’یہ بہت سنگین واقعہ ہے۔ کسی بھی مجرم کو نہیں چھوڑا جائے گا اور سخت سزا دی جائے گی۔‘ بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے بھی اس واقعے کی مذمت کی ہے۔

بی بی سی اردو سروس

انصاری فرید میموریل انگلش میڈیم گرلز ہائی اسکول کی طالبہ شیخ رمشاء فردوس ہارون نے حکومتی اسکالرشپ امتحان میں بھیونڈی تعلقہ میں اول مقام حاصل کیا

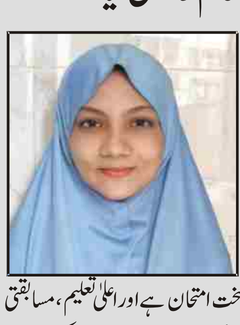

بھیونڈی: 11 رجولائی (شارف انصاری):- حکومت مہاراشٹر کی جانب سے پانچویں اور آٹھویں جماعت میں طلبہ کی مسابقتی جانچ کے لیے انتہائی اہم اسکالرشپ امتحان کا انعقاد ہر سال کیا جاتا ہے اس امتحان میں کامیابی سخت اور مسلسل محنت سے ہی ممکن ہے۔ مقام مسرت ہے کہ انصاری فرید میموریل ہائی اسکول کی طالبہ شیخ رمشاء فردوس ہارون نے جماعت پنجم کے بعد اب جماعت ہشتم میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور میرٹ میں اپنا مقام بنایا۔ رمشاء کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ بھیونڈی تعلقہ میں اول اور تھانہ ضلع میں ۲۶ واں مقام حاصل کیا ہے۔ جماعت پنجم میں بھی رمشاء نے میرٹ میں مقام حاصل کیا تھا جس کے تحت ہر سال پانچ ہزار اور جماعت ہشتم میں سالانہ ساڑھے سات ہزار اسکالرشپ تفویض کی جائے گی۔ اسکالرشپ کی رقم کے علاوہ رمشاء کی کامیابی کی اہمیت ان معنوں میں ہے کہ یہ ایک انتہائی سخت امتحان ہے اور اعلیٰ تعلیم، مسابقتی امتحانات میں کی تیاری میں معاون ہوتے ہیں۔ اس کامیابی پر انتظامیہ، ہیڈ مسٹریس اور اساتذہ دل کی گہرائیوں سے رمشاء اور ان کے والدین و احباب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ رمشاء کے والد شیخ ہارون شیخ سمیع ریاضی مضمون کے ماہر اور سینیر استاد ہیں جو فی الوقت صلاح الدین ایوبی ہائی اسکول میں برسرروزگار ہیں۔

کرناٹک میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی قیادت میں منظم وقف بچاؤ دستور بچاؤ تحریک

تحریک کی سرگرمیوں کا جائزہ، آئندہ لائحہ عمل طے، 23/ اگست کو ریاستی احتجاجی اجلاس کا اعلان!

بنگلور، 11/ جولائی (پریس ریلیز): آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی قیادت میں وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف جاری "وقف بچاؤ، دستور بچاؤ تحریک" کے تحت کرناٹک کی ریاستی کمیٹی کا ایک اہم مشاورتی اجلاس دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت تحریک کے ریاستی کنوینر، امیر شریعت کرناٹک حضرت مولانا صغیر احمد خان رشادی صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں ریاستی کمیٹی کے ذمہ داران کے علاوہ مختلف ذیلی کمیٹیوں کے کنوینرز اور کو کنوینرز بھی شریک رہے۔ اس مشاورتی اجلاس میں تحریک کے تحت جاری سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور ہر ذیلی کمیٹی کی جانب سے اپنی اجمالی رپورٹ پیش کی گئی۔ رپورٹس میں بتایا گیا کہ تحریک کے تحت اب تک ریاست بھر کے مختلف اضلاع میں کالی پٹی باندھنے کی مہم، "بتی گل" تحریک، ضلعی سطح پر احتجاجی ریلیاں اور جلسے، صدر جمہوریہ کو ریاست کے تقریباً تمام اضلاع کے ڈی سی کے توسط سے میمورنڈم کی پیشی، غیر مسلم برادرانِ وطن کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل میٹنگس، میڈیا کے ساتھ مؤثر پریس کانفرنسیں، علمائے کرام کے خصوصی مشاورتی اجلاس، مساجد فیڈریشن کی میٹنگ، خواتین کے الگ اجتماعات، انسانی زنجیر کے ذریعہ خاموش احتجاج اور سوشل میڈیا پر منظم کیمپین اور ہیش ٹیگ ٹرینڈ جیسے اہم کام انجام پائے ہیں۔ اجلاس میں ان تمام سرگرمیوں پر اطمینان کا اظہار کیا گیا اور آئندہ کے لائحہ عمل پر تفصیلی مشورے کیے گئے۔ اس اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بارش کی وجہ سے ملتوی ہونے والا ریاست کا نمائندہ احتجاجی اجلاس عام اب 23/ اگست 2025 بروز سنیچر بنگلور کے پیالس گراؤنڈ میں منعقد ہوگا، جس میں ریاست بھر سے تمام اضلاع کے نمائندے اور مسلمان شریک ہوں گے اور وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف ملت کا اجتماعی احتجاجی موقف دنیا کے سامنے آئے گا، اس اجلاس میں بورڈ کی اعلیٰ قیادت بھی موجود رہے گی۔ اسی کے ساتھ 21/ اگست بروز جمعرات عیدگاہ قدوس صاحب بنگلور میں خواتین کا نمائندہ اجلاس منعقد کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں شہر بنگلور کی خواتین کی شرکت متوقع ہے۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ریاست کے مختلف اضلاع میں جو احتجاجی اور بیداری مہم جاری ہے وہ بلا رکاوٹ چلتی رہے اور تمام مقامی ذمہ داران اپنی تیاریوں کو مزید مضبوط کریں تاکہ ریاستی سطح کے نمائندہ پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ اجلاس میں شریک تمام اداروں، تنظیموں، جماعتوں کے ذمہ داران، علماء کرام اور کمیٹی کے کنوینرز نے اس بات کا اعادہ کیا کہ وقف ترمیمی قانون کے خلاف یہ تحریک آئینی و جمہوری دائرے میں رہتے ہوئے پرامن، منظم اور مربوط انداز میں جاری رکھی جائے گی اور حکومت وقت پر دباؤ بڑھایا جائے گا کہ وہ اس آئین مخالف اور اقلیت دشمن قانون کو واپس لے۔ اجلاس کے اختتام پر تمام ذمہ داران نے ریاست کے علماء و عوام، مساجد کے ذمہ داران، ادارے اور نوجوان سے اپیل کی کہ 23/ اگست کے ریاستی احتجاجی اجلاس میں بھرپور شرکت کو یقینی بنائیں اور وقف کے تحفظ کے اس مقدس فرض کو اپنی ملی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ادا کریں نیز خواتین سے گزارش کی گئی کہ وہ 21/ اگست کے خواتین کے اجلاس میں شرکت کریں۔ قابل ذکر ہے کہ اس مشاورتی اجلاس میں تحریک کے ریاستی ذمہ داران بالخصوص مفتی افتخار احمد قاسمی (صدر جمعیۃ علماء کرناٹک ورکن بورڈ)، مفتی ڈاکٹر محمد مقصود عمران رشادی (امام وخطیب جامع مسجد سٹی بنگلور)، جناب ڈاکٹر سعد بلگامی (امیر جماعت اسلامی کرناٹک)، مولانا اعجاز احمد ندوی (خطیب مسجد چار مینار اہلحدیث بنگلور)، جناب عاصم سیٹھ افروز (رکن بورڈ)، جناب سلیمان خان (معاون جنرل سکریٹری آل انڈیا ملی کونسل)، مولانا عبد الرحیم رشیدی (صدر جمعیۃ علماء کرناٹک)، جناب محمد یوسف کنی (سکریٹری جماعت اسلامی کرناٹک)، مولانا نوشاد عالم قاسمی (صدر ملی کونسل کرناٹک)، سید شفیع اللہ صاحب، تفہیم اللہ معروف صاحب، سید سرداد صاحب، محمد فرقان صاحب (ڈائریکٹر مرکز تحفظ اسلام ہند) اور دیگر کئی اہم علماء و شخصیات نے شرکت کی اور اپنے مشوروں سے نوازا۔

چالیس گاؤں میں اقلیتی ترقیاتی بورڈ نے جلگاؤں ڈسٹرکٹ کلکٹر کو فلم "ادے پور فائل" کے خلاف ایک مکتوب پیش کیا

فلم کی وجہ سے دونوں برادریوں کے درمیان دراڑ پیدا ہوتی ہے

جلگاؤں: 11/ جولائی (سعید پٹیل کے ذریعے) جلگاؤں ضلع کے چالیس گاؤں میں گزشتہ روز 10 جولائی 2025 کو سب ڈویژنل کلکٹر پرمود ہلے اور تحصیلدار پرشانت پاٹل اور نائب تحصیلدار ڈاکٹر سندیش نکمب کے ذریعے اقلیتی ترقیاتی بورڈ جلگاؤں ضلع صدر کی جانب سے اور بانی اور ریاستی صدر شعیب بھائی کی ہدایت وحکم پر مہاراشٹر کے چیف منسٹر کو ضلع انتظامیہ کے ذریعے مکتوب دیا گیا ہے۔ ضلع کلکٹر جلگاؤں، ڈپٹی ڈسٹرکٹ کلکٹر اور تحصیلدار چالیس گاؤں کے ذریعے۔ مکتوب پیش کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ فلم * ادے پور فائل * میں ایسے مناظر اور مکالمے ہیں جو غلط، جارحانہ اور معاشرے میں مسلم کمیونٹی، علمائے کرام اور اسلام کے خلاف دشمنی پیدا کرتے ہیں۔ مہاراشٹر میں اس فلم کی نمائش پر فوری پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ کیونکہ اس سے معاشرے میں تناؤ بڑھ سکتا ہے اور مذہبی ہم آہنگی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ بیان دیتے ہوئے ضلع صدر مراد پٹیل، نائب صدر سکریٹری اور چالیس گاؤں تعلقہ صدر سید سلیم اور ضلع نائب صدر وسیم شیخ (ماسٹر)، ڈسٹرکٹ آفیسر سلمان خان، ڈسٹرکٹ آفیسر ناصر شیخ، تعلقہ آفیسر فیروز خان، سید جاوید، وسیم عطار، وسیم سلیم شیخ، شیخ ابوذر، عمران خان، شیخ عقیل، مسلم کمیونٹی کے ممبران، شیخ عقیل، مسلم لیگی ممبران، شیخ عقیل اور دیگر بھی موجود تھے۔ ہم اقلیتی برادری کے مذہبی جذبات کو برقرار رکھنے اور ریاست میں امن کے لیے پرعزم ہیں۔

منشیات کے خلاف فیصلہ کن اقدام: مکوکا قانون میں ترمیم کا بل پیش

نوجوان نسل کو نشے سے بچانا حکومت کی ذمہ داری ہے وزیر مملکت برائے داخلہ یوگیش کدم

ممبئی، 10 جولائی 2025: (آفتاب شیخ) ریاست میں منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال اور اس کے نوجوان نسل پر پڑنے والے مضر اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے مہاراشٹر حکومت نے ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے ریاستی اسمبلی میں "مہاراشٹر منظم جرائم کنٹرول ایکٹ" (مکوکا) میں ترمیم کے لیے بل پیش کیا ہے۔ وزیر مملکت برائے داخلہ یوگیش کدم نے ایوان میں اس بل کو تفصیل سے پیش کرتے ہوئے اس کی ضرورت اور پس منظر پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، "یہ صرف ایک تکنیکی ترمیم نہیں بلکہ سماج کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم یہ یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ ہماری نوجوان نسل منشیات کے جال میں نہ پھنسے۔ یہ ترمیم منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث منظم جرائم پیشہ گروہوں کے خلاف سخت کارروائی کا راستہ ہموار کرے گی۔" ترمیم کے تحت منشیات سے متعلق جرائم کو "منظم جرم" کے زمرے میں شامل کیا جائے گا۔ اس سے اب این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت درج مقدمات میں مکوکا کے تحت بھی سخت کارروائی ممکن ہوگی۔ پچھلے پانچ برسوں میں ریاست میں منشیات سے متعلق 73 ہزار سے زائد مقدمات درج ہوئے ہیں اور 10 ہزار کروڑ روپے سے زائد مالیت کی منشیات ضبط کی گئی ہیں۔ بل کی منظوری سے منشیات کی پیداوار، نقل وحمل، تقسیم اور اسمگلنگ میں ملوث گروہوں پر سخت پابندیاں عائد کرنا ممکن ہوگا اور قانون کا مؤثر نفاذ یقینی بنایا جا سکے گا۔ وزیر مملکت یوگیش کدم نے کہا، "یہ بل منشیات کے خلاف جنگی سطح پر کارروائی کے لیے ایک فیصلہ کن قدم ثابت ہوگا۔" یہ اقدام حکومت مہاراشٹر کی جانب سے منشیات کے خاتمے اور منظم جرائم کے کنٹرول کی سمت میں ایک مضبوط اور مؤثر کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔

"ادے پور فائلز" فلم پر پابندی کے مطالبے کو لے کر پرانت آفیسر کو میمورنڈم پیش

بھیونڈی: 12/جولائی (شارف انصاری):- متنازعہ فلم "ادے پور فائلز" کے خلاف مسلم طبقے میں شدید غم وغصہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ مقامی شہریوں، مذہبی رہنماؤں اور سماجی تنظیموں نے اس فلم کو اسلام کے خلاف سازش قرار دیتے ہوئے فوری طور پر اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی سلسلے میں ایم آئی ایم پارٹی کے ترجمان رویش مومن کی قیادت میں ایک وفد، جس میں نعیم انصاری، شہید گاندھی، ڈاکٹر بلال، حافظ سلمان، شاکر اعظمی، سلیم انصاری، اور فیضان شامل تھے، نے پرانت آفیسر (SDM) اور پی وی آر آئی نوکس سنیما (حسین سنیما) کو ایک تحریری میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں بتایا گیا ہے کہ یہ فلم نفرت پھیلانے اور فرقہ وارانہ فسادات بھڑکانے کی ایک منظم سازش کا حصہ ہے۔ اس میں نبی کریم حضرت محمد ﷺ اور اُن کی ازواج مطہرات (امہات المؤمنین) کے بارے میں گستاخانہ مناظر دکھائے گئے ہیں، جس سے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ملک مقیم مسلمانوں کے جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں۔ میمورنڈم میں اس فلم کو "زہر" کے مانند قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اسے جان بوجھ کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت بھڑکانے اور اسلامی اقدار کو بدنام کرنے کی نیت سے تیار کیا گیا ہے۔ ملک کے کئی علاقوں میں اس فلم کے خلاف مظاہرے شروع ہو چکے ہیں اور یہ احتجاج ملک بھر میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ مزید یہ شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس فلم کو پاکستان یا چین جیسے ممالک سے مالی معاونت ملی ہوسکتی ہے تاکہ ہندوستان کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا جا سکے۔ اس بنیاد پر فلم کے سرمایہ کاروں کی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ جس طرح عدالت نے "ہم دو ہمارے بارہ" اور "آدی پُروش" جیسی فلموں پر سخت کارروائی کرتے ہوئے ان پر پابندی عائد کی تھی، اُسی طرز پر "ادے پور فائلز" پر بھی فوری پابندی عائد کی جائے، ورنہ شہر کی قانون ونظم ونسق کی صورتحال خراب ہوسکتی ہے۔

بکسہ جامع مسجد میں دینی واصلاحی نشست کا انعقاد

نماز اور تعلیم جیسے اہم موضوعات پر علمائے کرام کا بصیرت افروز خطاب

کشن گنج، 11 جولائی (پریس ریلیز) پوٹھیا بلاک کے بکسہ گاؤں کی جامع مسجد میں گزشتہ شب بعد نمازِ عشاء ایک عظیم الشان دینی و اصلاحی نشست کا انعقاد عمل میں آیا جس میں علاقے کے معزز علمائے کرام، نوجوان، بزرگ اور مختلف طبقات کے افراد نے بھرپور شرکت کی۔ اس پرنور مجلس کی نظامت معروف عالمِ دین مولانا عبدالواحد بخاری نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی۔ سیمانچل کے ممتاز خطیب مولانا آفتاب اظہر صدیقی نے سامعین سے خطاب کیا۔ اپنے جامع اور اثر انگیز بیان میں مولانا نے دینی مجالس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ "دین کی محفلیں دلوں کے زنگ کو دور کرتی ہیں، ایمان کو تازگی بخشتی ہیں اور بندے کو اپنے رب سے جوڑتی ہیں۔" انہوں نے نوجوانوں کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں فتنوں سے بچنے کا واحد راستہ علم دین کا حصول اور نیک صحبت ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو اپنی زندگی کا مقصد صرف دنیا کمانا نہیں بلکہ دین سیکھنا اور اس پر عمل کرنا بنانا چاہیے۔ اس کے بعد محفل کے مہمانِ خصوصی فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالکریم علیگ کا بیان ہوا، جو نہایت بصیرت افروز اور علمی نکات سے بھرپور تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے دو اہم موضوعات پر گفتگو فرمائی: نماز اور تعلیم۔ انہوں نے فرمایا: "نماز دین کا ستون ہے، جو بندے کو رب سے جوڑتی ہے، اور تعلیم وہ چراغ ہے جو اندھیروں میں رہنمائی کا ذریعہ بنتی ہے۔ آج کے زمانے میں اگر ہم نماز کے پابند ہو جائیں اور دینی و دنیاوی تعلیم کو اپنائیں تو ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی سنور سکتی ہے۔" انہوں نے بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم پر زور دیتے ہوئے مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے کی اپیل کی، اور والدین کو تلقین کی کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی ماحول بھی اپنے بچوں کو مہیا کریں۔ محفل کا اختتام دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ اہلِ علاقہ نے اس مجلس کو کامیاب اور مفید قرار دیتے ہوئے آئندہ بھی ایسے پروگراموں کے انعقاد کی امید ظاہر کی۔ جامع مسجد بکسہ کی انتظامیہ اور مقامی افراد اس پرخلوص دینی نشست کے انعقاد پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی کا میوا ادارہ میں پرتپاک استقبال

تھانے: 12/جولائی (آفتاب شیخ) حضرت مولانا حلیم اللہ قاسمی صاحب مدظلہ العالی کی کل تھانے آمد پر معروف تعلیمی وفلاحی ادارہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن (میوا) میں پرتپاک استقبال کیا گیا۔ مولانا قاسمی صاحب گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر منتخب ہوئے ہیں اور صدر منتخب ہونے کے بعد یہ ان کی پہلی بار میوا میں آمد تھی۔ آپ کے ہمراہ آپ کے صاحبزادے حافظ نورالدین بھی موجود تھے۔ میوا کی جانب سے مولانا کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ ادارہ کے صدر حافظ عارف انصاری، جنرل سکریٹری آفتاب شیخ، نائب صدر اسمعیل نیرکر، خازن سید عباس علی نے مولانا کو شال اور گلدستہ پیش کر کے تہنیت پیش کی۔ اس موقع پر نائب سکریٹری اکرم خان، رکن متین شیخ، مرزا مقدر بیگ، صغیر شاہ سمیت دیگر معزز افراد بھی موجود تھے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے میوا کی عوامی خدمات کو سراہا، خصوصی دعا فرمائی اور ادارہ کی مزید ترقی، خیر و برکت کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ میوا گزشتہ 28 برسوں سے تھانے میں تعلیمی، فلاحی اور طبی میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ ادارہ کے پالی کلینک سے ہر سال سینکڑوں افراد مستفید ہوتے ہیں، جبکہ تعلیمی میدان میں بھی ادارہ قابلِ قدر خدمات پیش کر رہا ہے۔

انڈین ہائی اسکول کے طلبا میں چھتری اور نوٹ بکس تقسیم

میرا بھائیندر: 11/جولائی (محمد حسین ساحل) گزشتہ دنوں زکی آصف پٹیل ضلعی صدر میرا بھائیندر سٹی نیشنلسٹ یوتھ کانگریس پارٹی نے غلام رسول ایجوکیشن ٹرسٹ کے زیر انتظام چلنے والی انڈین ہائی اسکول کے طلبا کو موسم باراں کا تحفہ چھتریاں اور نئے تعلیمی سال کا تحفہ نوٹ بکس تقسیم کیے گئے جس سے طلبا اور والدین میں خوشی کا ماحول تھا۔

بھیونڈی کے زمین کھسکنے کے ممکنہ علاقے میں میونسپل انتظامیہ کی غلط کارروائی رئیس شیخ

اَٹکولی ڈمپنگ گراؤنڈ کا مسئلہ رکن اسمبلی رئیس شیخ نے ایوان میں اٹھایا

بھیونڈی: 12/جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی مشرق سے سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے مہاراشٹر اسمبلی میں بھیونڈی کے زمین کھسکنے والے متاثرہ علاقوں میں میونسپل انتظامیہ کی جانب سے کی گئی عجلت میں اور غیر منصفانہ کارروائی پر سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے حکومت سے معاملے کی مناسب جانچ اور متاثرین کو انصاف دلانے کی اپیل کی ہے۔ واضح رہے کہ 24 جون کو نائیگاؤں، گایتری نگر کے ایک پہاڑی علاقے میں زمین کھسکنے کی وجہ سے سات گھروں کو نقصان پہنچا تھا۔ اس حادثے کے بعد 28 جون کو میونسپل کارپوریشن نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے قریبی سڑک کے کنارے واقع تقریباً ڈیڑھ درجن گھروں کی بجلی اور پانی کی سپلائی منقطع کر دی۔ اس غیر متوقع کارروائی کے سبب علاقے میں قانون ونظم و ضبط کی صورتحال بگڑ گئی۔ مقامی نمائندوں کو اس کارروائی کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی، اور نہ ہی حادثہ زدہ خاندانوں کو کوئی فوری مدد فراہم کی گئی۔ ایوان میں رکن اسمبلی رئیس شیخ نے سوال کیا کہ جہاں حادثہ پیش آیا اور جہاں کارروائی کی گئی، وہ دونوں جگہیں الگ تھیں، تو پھر منسپل انتظامیہ نے پورے MMR ریجن کے لیے یکساں ڈیزاسٹر مینجمنٹ پالیسی کو جلدی میں کیوں نافذ کیا؟ انہوں نے مزید کہا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے دائرہ کار میں پہاڑی علاقوں میں زمین کھسکنے سے بچاؤ کے لیے حفاظتی دیواروں کی تعمیر کے لیے فنڈ مہیا کرایا جاتا ہے، لیکن بھیونڈی جیسے شہروں کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ اسی دوران، اَٹکولی گاؤں میں موجود سرکاری زمین، تھانے منسپل کارپوریشن کو ڈمپنگ گراؤنڈ کے لیے دے دی گئی، لیکن اس کے لیے مقامی گرام پنچایت سے کوئی اجازت نہیں لی گئی۔ ماحولیاتی آلودگی کنٹرول بورڈ سے بھی منظوری کے بغیر ہر روز سیکڑوں ٹن کچرا اس مقام پر لایا جا رہا ہے، جس پر مقامی گاؤں والے شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ رئیس شیخ نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ذاتی طور پر معاملے میں مداخلت کریں اور متاثرہ مقامی شہریوں کو انصاف دلائیں۔

بی این این کالج میں گرو پورنیما اور عالمی یوم آبادی جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

بھیونڈی: 12/جولائی (شارف انصاری):- پدم شری اناصاحب جادھو بھارتیہ سماج اُنتی منڈل کے زیر انتظام چلنے والے بی۔این۔این۔ کالج میں 11 جولائی کو صبح 10:30 بجے نیشنل سروس اسکیم (NSS) کی جانب سے گرو پورنیما اور عالمی یوم آبادی کا پروگرام عقیدت اور جوش وخروش کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر کالج کی انچارج پرنسپل ڈاکٹر سُورنا راول نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پہلے گرو ہمارے والدین ہوتے ہیں، جو ہمیں زندگی کے ابتدائی سبق سکھاتے ہیں۔ تعلیم کے دوران جو اساتذہ ہمیں علم عطا کرتے ہیں، وہ بھی ہمارے گرو ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، معاشرے میں جو افراد ہمیں صحیح رہنمائی فراہم کرتے ہیں، وہ سب ہمارے گرو کہلانے کے مستحق ہیں اور ہمیں ان سب کا شکرگزار ہونا چاہیے۔ انہوں نے عالمی یوم آبادی کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آبادی میں اضافے کے مثبت اور منفی دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ اگر ہم مناسب اصولوں پر عمل کریں تو اس مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ آبادی کنٹرول، مرد و زن کے تناسب کو متوازن رکھنے جیسے موضوعات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پروگرام میں انلوم اکرم کے پرکاش لسنے، ڈاکٹر دلیپ کاکپُورے، سماجی کارکن راجیش پاٹھارے، وائس پرنسپل ڈاکٹر رِنا دجادھو، کلدیپ راٹھوڑ، رجسٹرار نریش شیرسالے، این ایس ایس پروجیکٹ آفیسر ڈاکٹر آر۔ ایل۔ روپاوتے، کالج کے پروفیسرز، غیر تدریسی عملہ اور بڑی تعداد میں طلبہ موجود تھے۔ اس موقع پر ایک پوسٹر نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا، جس میں کالج کے کئی طلبہ نے پرجوش انداز میں حصہ لیا۔ پروگرام کی کامیابی میں ڈاکٹر سونم مورے، ڈاکٹر گلستاں انصاری، پروفیسر سنجے سونو نے، اور پروفیسر اکشے بھوئیر جیسے NSS پروجیکٹ آفیسرز کا خصوصی تعاون رہا۔ پروگرام کی نظامت اور شکریہ کی رسم پروفیسر سنجے سونو نے انجام دی۔

ایکتا کپور نے کیونکہ ساس بھی کبھی بہو تھی' کے نئے سیزن کے بارے میں بات کی

ممبئی: 11/جولائی (ایم ملک) ایکتا کپور آج ہندوستانی تفریح کی دنیا کے طاقتور ترین ناموں میں سے ایک ہے۔ پچھلے تیس سالوں میں، اس نے ٹی وی، او ٹی ٹی اور فلموں میں ایسا مواد پیش کیا ہے جو نہ صرف ہٹ ہوا ہے بلکہ لوگوں کے دلوں کو بھی چھو لیا ہے۔ ایکتا اب صرف ایک پروڈیوسر نہیں ہے، بلکہ ایک ایسا نام بن گیا ہے جو نئے رجحانات کی پہچان بن گیا ہے۔ بالاجی ٹیلی فلمز کے پیچھے ماسٹر مائنڈ اور تخلیقی قوت، ایکتا کپور نے ہندوستانی ناظرین کو لاتعداد یادگار شوز دیے ہیں جنہوں نے ایک پورے دور کو تشکیل دیا۔ ان میں سے ایک کیونکی ساس بھی کبھی بہو تھی، جو 25 سال پہلے شروع ہوئی تھی اور اس نے ہندوستانی ٹیلی ویژن کی تعریف ہی بدل دی تھی۔ اب جب کہ شو ایک نئے سیزن کے ساتھ واپسی کے لیے تیار ہے، خود ایکتا نے بتایا کہ اس نے اتنے سالوں بعد اسے واپس لانے کا کیوں سوچا – تاکہ نئی نسل اسی جادو سے جڑ سکے۔ ایکتا کپور نے اس سوال کا جواب دیا کہ "کیوں کیونکی، اب کیوں؟" سوشل میڈیا پر کہا کہ "جب کیوں کی ساس بھی کبھی بہو تھی کو 25 سال مکمل ہونے والے تھے اور اسے دوبارہ لانچ کرنے کا خیال آیا تو میرا پہلا ردعمل تھا، نہیں! میں اس پرانی یاد کو کیوں چھوؤں گا؟ آپ کبھی بھی پرانی یادوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ ہمیشہ سب سے اوپر ہوتا ہے۔ جیسے مجھے اپنا بچپن یاد ہے اور جو حقیقت میں تھا، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا'۔ انہوں نے مزید کہا، 'اس کے علاوہ، ٹیلی ویژن کی دنیا اب بہت بدل چکی ہے۔ وہ صنعت جو پہلے صرف 9 شہروں پر منحصر تھی اب مختلف پلیٹ فارمز پر منقسم سامعین تک پھیل چکی ہے۔ کیا یہ کیونکی کی میراث کو ہلا دے گی؟ تاریخی ٹی آر پی جو پہلے یا بعد میں کسی شو کو نہیں ملا؟ لیکن کیا واقعی یہ اس شو کی اصل میراث تھی؟ کیا یہ صرف ایک شو تھا جس میں زیادہ تعداد تھی؟' انہوں نے مزید کہا، 'ایک بین الاقوامی تنظیم کی طرف سے کی گئی ایک تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ شو نے ہندوستانی گھرانوں کی خواتین کو آواز دی، 2000 سے 2005 کے درمیان پہلی بار خواتین نے خاندانی گفتگو کا حصہ بننا شروع کیا اور اس کا ہندوستانی ٹیلی ویژن پر بہت زیادہ اثر پڑا، خاص طور پر کیونکی ساس بھی کبھی بہو تھی اور کہانی گھر میں کون ہوں جیسے شوز عالمی سطح پر بن گئے۔ پوری دنیا میں کہانی سنانے کی ہندوستان کی روایت صرف روزمرہ کا صابن نہیں تھی بلکہ اس نے گھریلو زیادتی، ازدواجی بدسلوکی اور استھنا سیا کو ہندوستانی گھرانوں کے کھانے کی میز پر لایا اور یہ اس کہانی کی اصل میراث تھی۔' ایکتا کپور نے مزید کہا، 'ساتھیوں سے بات کرتے ہوئے، شو کا اچانک اختتام ہمیشہ ہمارے ساتھ رہا، ایسا محسوس ہوا کہ کچھ ادھورا رہ گیا ہے، اس لیے جب ہم نے کیون واز، ان کی ٹیم، نیٹ ورک کے سربراہان اور بالاجی میں ٹیم کے ساتھ اس پر بات چیت شروع کی، تو میں نے سوچا، کیا ہم کیونکی کو آج کی کہانی سے دور لے جا سکتے ہیں اور ایک بار پھر ٹی وی پر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں؟' اثرات کی بنیاد پر، اسے TRP کی دوڑ سے دور رکھتے ہوئے کیا ہم ایک بار پھر لاکھوں لوگوں تک پہنچنے اور خیالات اور نقطہ نظر کو تبدیل کرنے کی طاقت واپس لا سکتے ہیں؟

بھیونڈی کے امباڑی ناکہ علاقے میں "ماؤلی چیریٹیبل اسپتال" کا افتتاح

کسی بھی سرکاری اسکیم یا فنڈ کے بغیر مکمل طور پر مفت علاج فراہم کیا جائے گا

بھیونڈی: 11/جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی تعلقہ کے امباڑی ناکہ، بھوانی ٹائلز کے احاطے میں واقع ماؤلی چیریٹیبل اسپتال کا افتتاح آج نہایت جوش وخروش کے ساتھ عمل میں آیا۔ اس اسپتال کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہاں بغیر کسی سرکاری یوجنا یا فنڈ کے مکمل طور پر مریضوں کا علاج بالکل مفت میں کیا جائے گا۔ یہ اسپتال پرمود پوار متر پریوار کی جانب سے چلایا جا رہا ہے۔ گرو پورنیما اور گرو دکشنا کے موقع پر منعقدہ اس افتتاحی تقریب میں معروف سماجی خدمتگار اور تحریک دینے والی شخصیت شری سوامی ویویکانند پنڈت بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اس تقریب میں کئی معزز شخصیات اور سیاسی رہنما موجود تھے، جن میں ڈاکٹر ہیمنت ساورا (رکن پارلیمان)، سوشیلا ریکھا دوبے-پنڈت (رکن قانون ساز کونسل)، پرکاش پاٹل (شیوسینا لیڈر)، رام داس وارنہ (صدر- بھیونڈی شکشن سنستھا)، شانتارام مورے (ایم ایل اے بھیونڈی دیہی)، بالا صاحب بھوسلے (سماجی کارکن)، وجے جادھو (سماجی کارکن)، اور اشوک کامبلے (صدر بھیم شکتی سینا) شامل ہیں۔ اس کے علاوہ معروف فلمی اداکار رام اوپادھیائے کی خصوصی موجودگی نے تقریب کو اور بھی یادگار بنا دیا۔ شام 5:30 بجے افتتاح عمل میں آیا، جس میں بڑی تعداد میں مقامی شہریوں، معزز مہمانوں اور سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ پرمود پوار متر پریوار کی اس عظیم سماجی پہل کی ہر طرف تعریف ہو رہی ہے۔

ایپ پر مبنی بسوں، کاروں اور بائیک ٹیکسیوں کو قانونی اصولوں پر عمل کرنا ہوگا ٹرانسپورٹ وزیر پرتاپ سرنائیک

ممبئی، 11 دسمبر: (آفتاب شیخ) مہاراشٹر میں ایپ پر مبنی بسوں، کاروں اور بائیک ٹیکسیوں کو ریاست میں کاروبار کرتے وقت مرکزی اور ریاستی حکومت کے مقرر کردہ قانونی اصولوں کی مکمل پابندی کرنی ہوگی۔ ریاست کے ٹرانسپورٹ وزیر پرتاپ سرنائیک نے واضح ہدایت دی ہے کہ اگر کوئی نجی ٹرانسپورٹ سروس قوانین کی خلاف ورزی کرتی ہے تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ یہ بات انہوں نے ودھان بھون میں منعقد ایک اہم اجلاس کے دوران کہی، جس میں ایپ پر مبنی ٹرانسپورٹ خدمات سے متعلق مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں ٹرانسپورٹ کمشنر وویک بھیما نور اور محکمہ ٹرانسپورٹ کے دیگر افسران بھی موجود تھے۔ وزیر پرتاپ سرنائیک نے کہا کہ ریاستی حکومت ہمیشہ اختراعی اقدامات کی حامی رہی ہے تاکہ اس شعبے میں مثبت تبدیلی لائی جا سکے، لیکن ضروری ہے کہ تمام ایپ بیسڈ بسیں، کاریں اور بائیک ٹیکسیاں قانونی دائرے میں رہ کر اپنا کاروبار کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ سروسز نہ صرف مرکزی حکومت بلکہ ریاستی حکومت کے رہنما اصولوں پر بھی عمل کریں، کیونکہ یہ تمام قوانین عوامی مفاد میں بنائے گئے ہیں اور مسافروں کے حقوق اور سلامتی کی حفاظت کے لیے ان پر عمل درآمد لازمی ہے۔ لہٰذا، کسی بھی قسم کی خلاف ورزی پر سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ وزیر پرتاپ سرنائیک نے کہا کہ ریاستی حکومت ہمیشہ اختراعی اقدامات کی حامی رہی ہے تاکہ اس شعبے میں مثبت تبدیلی لائی جا سکے، لیکن ضروری ہے کہ تمام ایپ بیسڈ بسیں، کاریں اور بائیک ٹیکسیاں قانونی دائرے میں رہ کر اپنا کاروبار کریں۔

آخر کب تک عوام بنیادی سہولیات کے لیے دربدر بھٹکیں گے؟

شہر میں خستہ حال سڑکیں اور ناکارہ ڈرینج لائنیں، عوام میں شدید ناراضی

شہر کے ایک مسلم محلّہ کی تصویر۔ بارش کی وجہ سے یہاں کا حال دیکھا جاسکتا ہے

ناندیڑ (شیخ عمران): شہر ناندیڑ کی عوام گزشتہ کئی برسوں سے بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ نہ اچھی سڑکیں ہیں، نہ ڈرینج لائنیں درست حالت میں ہیں۔ جگہ جگہ گندہ پانی گلیوں اور سڑکوں پر بہتا رہتا ہے، جس سے نہ صرف آمدورفت میں دشواری ہوتی ہے بلکہ صحت کے مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ یہ گندگی اور پانی کا جمع ہونا روزانہ کا منظر بن چکا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ انہی سڑکوں سے شہر کے بڑے بڑے سیاستدان بھی اپنی گاڑیوں میں گزرتے ہیں اور سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، مگر پھر بھی کوئی ٹھوس کام نہیں ہوتا۔ عوام سوال کر رہی ہے کہ آخر ایسا کیوں؟ کیا ان منتخب نمائندوں کو عوام کے مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں؟ یا ان کی دلچسپی صرف الیکشن کے دنوں تک ہی محدود رہتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو یہ جمہوریت کی روح کے خلاف ہے، کیونکہ عوام کو اپنا پسندیدہ نمائندہ چننے کا پورا حق ہے اور منتخب نمائندوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عوام کی بنیادی ضرورتوں کو ترجیح دیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ناندیڑ کی میونسپل انتظامیہ اور عوامی نمائندے کب تک اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیتے ہیں اور اس کا مستقل حل نکالتے ہیں۔ شہریوں کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ فوری طور پر سڑکوں کی مرمت، ڈرینج نظام کی درستگی اور گندے پانی کی نکاسی کا پائیدار انتظام کیا جائے، تاکہ ناندیڑ شہر واقعی ایک صاف ستھرا اور رہنے کے قابل شہر بن سکے۔

ڈاکٹروں نے سی سی ایم پی رجسٹریشن شروع کرنے کی

مانگ کو لے کر ضلع کلکٹر کو یادداشت دی

ناندیڑ: 11/جولائی (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹرا میڈیکل کونسل کی سی سی ایم پی (CCMP) رجسٹریشن فوراً شروع کی جائے، اس اہم مطالبے کو لے کر ڈاکٹروں پوار، ڈاکٹر کیلاش مورے، ڈاکٹر جیون جوشی، ڈاکٹر جینت جوشی، ڈاکٹر شیوکمار پاوار، ڈاکٹر شیخ عبدال مجید، ڈاکٹر نوید، ڈاکٹر گجانن ناگولکر، ڈاکٹر ماروتی کستورے سمیت دیگر ڈاکٹر موجود

کے وفد نے ضلع کلکٹر دفتر میں جا کر یادداشت پیش کی۔ اس موقع پر ہما تنظیم کے ضلعی صدر ڈاکٹر دیپک موٹے، ضلع سکریٹری ڈاکٹر بالاجی مورے، ڈاکٹر اشوک کلنگی، ڈاکٹر سنجے تھے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ سی سی ایم پی رجسٹریشن میں تاخیر کی وجہ سے انہیں اور نئے ڈاکٹروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مریضوں کو بہتر علاج فراہم کرنے کے لیے رجسٹریشن کا عمل فوری شروع ہونا ضروری ہے۔ ڈاکٹروں نے ضلع انتظامیہ سے اپیل کی کہ وہ اس مسئلے کو ریاستی حکومت تک پہنچا کر حل نکلوائیں۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر دفتر کے افسر نے ڈاکٹروں سے یادداشت قبول کی اور مناسب کاروائی کی یقین دہانی کرائی۔

13 جولائی کو اے ٹی ایم کمیٹی کی جانب سے

"بچوں کی تربیت کیسے کریں" کے موضوع پر مفت پیرنٹنگ ورکشاپ

بین الاقوامی موٹیویشنل اسپیکر سعید احمد کی خصوصی رہنمائی

ناندیڑ (نامہ نگار): بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت والدین کی سب سے اہم ذمہ داری ہے، اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اے ٹی ایم کمیٹی ناندیڑ کے زیر اہتمام "بچوں کی تربیت کیسے کریں" کے عنوان سے ایک خصوصی اور مفت پیرنٹنگ ورکشاپ منعقد کی جا رہی ہے۔ یہ ورکشاپ اتوار، 13 جولائی 2025 کو صبح 10 بجے سے دوپہر دو بجے تا چار بجے تک "ڈیفنس فنکشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ، ناندیڑ" میں منعقد ہوگا۔ اسی شام سات بجے اسی فنکشن ہال میں قابل اور کامیاب طلباء کی ہمت افزائی پروگرام رکھا گیا ہے۔ طالب علم، والدین ٹیچرس اور تمام عوام الناس سے دونوں پروگراموں میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔ اس پروگرام میں والدین کو جدید دور میں بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کے عملی اصول اور طریقے سکھائے جائیں گے تاکہ وہ اپنے بچوں کی شخصیت سازی اور کردار سازی میں مؤثر کردار ادا کرسکیں۔ اس خصوصی ورکشاپ کے مہمان مقرر بین الاقوامی شہرت یافتہ موٹیویشنل اسپیکر محترم سعید احمد ہوں گے، جو والدین کو بچوں کی تربیت میں پیش آنے والے مسائل اور ان کے حل پر سیر حاصل رہنمائی فراہم کریں گے۔

ورکشاپ کے اہم موضوعات میں والدین کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ *اچھے والدین بننے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھیں؟ *بچوں کی تعلیم و تربیت میں والدین کا کردار کیا ہے؟* صرف تعلیم ہی نہیں، تربیت کیوں ضروری ہے؟ *والدین کی باہمی ہم آہنگی بچوں پر کیسے اثر ڈالتی ہے؟ *ا بچوں کی نفسیات کیسے سمجھیں؟* جدید دور کے چیلنجز میں بچوں کی تربیت کیسے کریں؟

اے ٹی ایم کمیٹی کے منتظمین نے والدین، سرپرستوں اور عام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس اہم ورکشاپ میں بڑی تعداد میں شریک ہوکر اپنے بچوں کی کامیاب زندگی کی بنیاد کو مضبوط کریں۔ ورکشاپ میں شرکت بالکل مفت ہے، تاہم نشستیں محدود ہونے کی وجہ سے پیشگی رجسٹریشن ضروری ہے۔ رجسٹریشن اور معلومات کے لیے رابطہ کریں: * آفس: 7249243590 یوسف بھائی: *9860425280 اسمٰعیل سر: *9175209785 جاوید سر: *7798017426 شیخ شکیلا باجی: 7888088851- نور سر: 9960612486

اے ٹی ایم کمیٹی ناندیڑ کے ترجمان نے بتایا کہ بچوں کی تربیت والدین کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے، اور اس موضوع پر والدین میں شعور بیدار کرنے کے لیے ہی یہ پروگرام رکھا گیا ہے۔ منتظمین نے خواتین کی شرکت کے لیے بھی خصوصی انتظامات کیے ہیں۔ مزید معلومات کے لیے اے ٹی ایم کمیٹی ناندیڑ موبائل نمبر: 7249243590 سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

روینہ ٹنڈن نے مہاوتار نرسمہا کا پوسٹر شیئر کرکے اپنے جوش کا اظہار کیا!

ممبئی (ایم ملک) مہاوتار نرسمہا کا ٹریلر جس کا ہم سب انتظار کر رہے تھے آخر کار ریلیز ہو گیا ہے اور کہا جائے گا کہ یہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ اس کی شان و شوکت، منظر نگاری اور کہانی سنانے کا انداز اتنا مضبوط ہے کہ اس سے ہنسی آتی ہے۔ سب سے خاص بات یہ ہے کہ ٹریلر کے ساتھ ہی میکرز نے "مہا اوتار سنیماٹک یونیورس" کے آغاز کا اعلان بھی کیا ہے۔ یعنی اب صرف ایک فلم نہیں بلکہ اس کہانی کی کئی قسطیں آنے والی ہیں جو اور بھی سنسنی خیز ہوں گی۔ ٹریلر آتے ہی لوگوں کا جوش و خروش بالکل مختلف سطح پر پہنچ گیا ہے۔ اب سب کو صرف اس فلم کا سینما گھروں میں آنے کا انتظار ہے۔ مہاوتار نرسمہا کو لے کر بڑھتے ہوئے جوش و خروش کے درمیان مشہور اداکارہ روینہ ٹنڈن بھی اس فلم کو لے کر اپنی خوشی کا اظہار کرتی نظر آئیں۔ انہوں نے فلم کا پوسٹر اپنے سوشل میڈیا پر شیئر کیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ فلم نے جو جوش پیدا کیا ہے۔

اناج، دالیں اور تیل بیجوں کی فصلوں کی مقابلہ جاتی اسکیم' کسانوں کی شرکت کی اپیل

ناندیڑ: 11/جولائی (ورق تازہ نیوز) ریاست میں خریف سیزن 2025 کے لیے اناج، دالیں اور تیل بیجوں کی فصلوں کی فصل مقابلہ اسکیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس خریف سیزن کی مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ کسان بھائیوں نے حصہ لینا چاہیے، ایسی اپیل ضلع کے سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر دت کمار کڑسائت نے ضلع کے تمام کسان بھائیوں سے کی ہے۔ ریاست میں زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے مختلف مقامات پر کسانوں کی جانب سے متعدد تجربات کیے جاتے ہیں، اور ان تجربات سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے تجربہ کار اور کامیاب کسانوں کی حاصل شدہ پیداوار کو تسلیم کرکے ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اس سے ان کا حوصلہ بڑھے گا اور وہ مزید جوش کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کریں گے، جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ، ان کا تجربہ اور رہنمائی علاقے کے دیگر کسانوں کو بھی فائدہ دے گی اور ریاست کی مجموعی پیداوار میں قیمتی اضافہ ہوگا۔ اسی مقصد سے ریاستی زرعی محکمہ کی طرف سے یہ فصل مقابلہ اسکیم چلائی جا رہی ہے۔

عام اور قبائلی زمرے کے لیے: اسکیم کے تحت تحصیل سطح پر مقابلہ ہوگا، اور کسان کی حاصل شدہ پیداوار کی بنیاد پر ریاست، ضلع اور تحصیل سطح کے مقابلوں کے لیے فاتح کسانوں کا انتخاب کیا جائے گا۔

مقابلے میں شامل فصلیں: خریف سیزن میں جواری، مکئی، تور، مونگ، اُڑد اور سویابین — ان چھ فصلوں کو شامل کیا گیا ہے۔

اہلیت کے معیار: مقابلے میں حصہ لینے والے کسان کے نام زمین ہونی چاہیے اور وہ زمین وہ خود کاشت کرتا ہو۔ کسان ایک وقت میں ایک سے زیادہ فصلوں کے لیے بھی مقابلے میں حصہ لے سکتا ہے۔ ہر فصل کے لیے کم از کم 40 آر (تقریباً ایک ایکڑ کا چوتھائی) زمین پر مسلسل کاشت ہونا ضروری ہے۔

ضروری دستاویزات: * مقررہ فارم (پروفرما-اے) *مقررہ داخلہ فیس جمع کرنے کی رسید *7/12، 8-ا کا ریکارڈ* ذات کا سرٹیفکیٹ (صرف قبائلی امیدواروں کے لیے)* متعلقہ 7/12 ریکارڈ میں ظاہر کی گئی زمین کا نشان شدہ نقشہ * بینک اکاؤنٹ کا چیک یا پاس بک کے پہلے صفحے کی فوٹو کاپی

**درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ:* مونگ، اُڑد کے لیے: 31 جولائی 2025 جواری، مکئی، تور، سویابین کے لیے: 30 اگست 2025 اگر مقررہ تاریخ کو سرکاری چھٹی ہو تو اگلے کام کے دن کو آخری تاریخ سمجھا جائے گا۔

داخلہ فیس: عام زمرے کے لیے فی فصل 300 روپے۔ قبائلی زمرے کے لیے فی فصل 150 روپے۔ یہ فیس خود کسان کو حکومت کے خزانے میں درج ذیل ہیڈ کے تحت جمع کرنی ہوگی: 0401 فصل کی دیکھ بھال- 104 زرعی شعبہ آمدنی-(00)(02) فصل مقابلہ اسکیم-0401047301

انعامات کی تفصیل: تحصیل سطح پر: 1st – 5000 روپے، 2nd – 3000 روپے، 3rd – 2000 روپے ضلع سطح پر: 1st – 10000 روپے، 2nd – 7000 روپے، 3rd – 5000 روپے

ریاست سطح پر: 1st – 50000 روپے، 2nd – 40000 روپے، 3rd – 30000 روپے۔ یہ انعامات عام اور قبائلی دونوں زمروں کے لیے دیے جائیں گے۔

اس اسکیم کے بارے میں مزید معلومات کے لیے ریاستی حکومت کے زرعی محکمہ کی ویب سائٹ (.krishi.maharashtra.gov.in یا متعلقہ تحصیل زرعی افسر کے دفتر سے رابطہ کرنے کی بھی اپیل کی گئی ہے۔

مہاراشٹر میں بڑھتے حادثات پر رکن اسمبلی امیت دیشمکھ نے حکومت کی توجہ مبذول کرائی

ایمبولینس اور ڈاکٹروں کی عدم دستیابی کا ذاتی تجربہ اسمبلی میں بیان کیا

روڈ سیفٹی اسسٹنس نظام کو مزید مضبوط بنانے کا مطالبہ

ممبئی، نمائندہ، جمعہ 11 جولائی (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹرا اسمبلی کے جاری مانسون اجلاس کے دوران ریاست میں بڑھتے ٹریفک حادثات اور ان سے ہونے والے جانی نقصان پر حکومت کی توجہ دلاتے ہوئے سابق وزیر و رکن اسمبلی امیت ولاس راؤ دیشمکھ نے جمعہ کو ایوان میں اپنی بات رکھی۔ انہوں نے کہا کہ قومی شاہراہوں پر شہری علاقوں کے قریب رفتار کی حد کو کنٹرول کرنے کے لیے تو اقدامات کیے جاتے ہیں، مگر دیہی علاقوں میں اس پر دھیان نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر حادثات ہو کر قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس لیے حادثات روکنے اور اگر حادثہ ہو جائے تو زخمیوں کو بروقت علاج ملے، اس کے لیے روڈ سیفٹی اسسٹنس نظام کو مزید مضبوط کیا جائے، ایسا مطالبہ دیشمکھ نے کیا۔ اسمبلی میں انہوں نے ذاتی طور پر پیش آئے ایک حادثے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ہفتے میں دھاراشیو ضلع کے لوہارا تعلقہ کے ساستور گاو?ں جاتے وقت اوسا تعلقہ میں دو موٹر سائیکلوں کا آپس میں شدید تصادم ہوا، جس میں دو لوگ بری طرح زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو فوری طبی سہولت دلانے کے لیے میں نے خود 108 نمبر پر فون کیا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ اس کے بعد اوسا کے سرکاری اسپتال سے رابطہ کیا مگر وہاں بھی نہ ڈاکٹر تھے اور نہ کمپاؤنڈر۔ آخر کار میں نے اپنے ہی گاڑی سے ان دونوں زخمیوں کو علاج کے لیے لاتور بھیجا۔ افسوس کہ ان میں سے ایک کی موت ہو گئی، تاہم دوسرے کی جان بچ گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی وزیر نتن گڈکری کی کوششوں سے ریاست میں قومی شاہراہوں کا جال بچھا ہے، لیکن بدقسمتی سے ان شاہراہوں پر "روڈ سیفٹی سسٹم" عملی طور پر نظر نہیں آتا۔ تمام شاہراہوں کے کنارے ڈھابے اور ہوٹلوں کی بھیڑ ہے۔ حادثہ پرون (حادثہ خیز) مقامات پر کوئی حفاظتی بندوبست نہیں ہے۔ اسی وجہ سے حادثات کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے اور جانی نقصان بھی زیادہ ہو رہا ہے، زخمیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس معاملے میں فوری اقدامات کرے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس پر حکومت کی جانب سے جواب دیتے ہوئے عوامی تعمیرات کے وزیر شیوندر راجے بھوسلے نے کہا کہ تعمیرات محکمہ ڈھابے اور ہوٹل بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمارا محکمہ صرف یہ طے کرتا ہے کہ یہ ڈھابے اور ہوٹل سڑک سے کتنے فاصلے پر ہوں۔ دیہات کے قریب سے گزرنے والی قومی شاہراہ کو بند نہیں کیا جاسکتا، اسی لیے بعض اوقات دو پہیہ گاڑیاں، بیل گاڑیاں یا جانور سڑک پر آنے سے حادثات ہوتے ہیں۔ ان حادثات کو کم کرنے کے لیے ہماری کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حادثہ خیز مقامات پر ضروری سائن بورڈ لگائے جا رہے ہیں۔ زخمیوں کو جلد طبی امداد ملے اس کے لیے کئی جگہ سہولیات بھی تیار کی گئی ہیں۔ ہر ٹول ناکے پر ایمبولینس بھی دستیاب رکھی گئی ہیں۔ اس دوران اسمبلی کے صدر ابھجیت پاٹل نے اس بحث میں مداخلت کرتے ہوئے وزیر سے پوچھا کہ قومی شاہراہوں پر ان "بلیک اسپاٹس" کی تعداد کتنے دن میں کم کریں گے؟ اس پر وزیر نے جواب دیا کہ چھ مہینے میں ان مقامات کو کم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جنوب وسطی ریلوے کے مہا مینیجر شری سندیپ

ماتھور کا ناندیڑ اور حیدرآباد ڈویژن کا معائنہ دورہ

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) جنوب وسطی ریلوے کے مہا مینیجر شری سندیپ ماتھور نے آج 11 جولائی 2025 کو ناندیڑ اور حیدرآباد ڈویژن کا معائنہ دورہ کیا۔ حضور صاحب ناندیڑ-مدکھیڑ سیکشن کے معائنہ کے دوران ان کے ہمراہ ناندیڑ ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے مینیجر شری پردیپ کاملے موجود تھے، جبکہ مدکھیڑ- سکندرآباد سیکشن کے معائنہ دورے میں حیدرآباد ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے مینیجر شری لوکیش وشنوئی شامل تھے۔ اس معائنہ کے دوران ہیڈکوارٹر اور ڈویژن کے سینئر افسران بھی مہا مینیجر کے ساتھ تھے۔ شری سندیپ ماتھور نے ناندیڑ تا سکندرآباد سیکشن کے درمیان "ریئر ونڈو انسپکشن" کے ذریعے پٹری، پل، سگنلنگ سسٹم کی حفاظت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا اور ڈویژن کے چند اہم ریلوے اسٹیشنوں کا بھی معائنہ کیا۔ ناندیڑ میں، ڈویژنل افسران نے مال ٹیکڑی، پورنا اور ناندیڑ کوچنگ ڈپو میں وندے بھارت ٹرینوں کی دیکھ بھال اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی سہولیات پر مہا مینیجر کو تفصیلی پرزنٹیشن دیا۔ اس کے بعد مہا مینیجر نے ناندیڑ ریلوے یارڈ، آئی او ایچ (انٹرمیڈیٹ اوور ہال) شیڈ، ٹریک اور کوچ مینٹیننس کی پٹ لائن کا معائنہ کیا۔ انہوں نے مال ٹیکڑی ریلوے اسٹیشن کا بھی تفصیل سے معائنہ کیا اور افسران سے مستقبل کی ترقیاتی اسکیموں پر گفتگو کی۔ شری سندیپ ماتھور نے باسر کے قریب پرانے اور نئے گوداوری پلوں کا تفصیلی معائنہ کیا اور ان کی دیکھ بھال اور حفاظتی امور کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد مہا مینیجر نے نظام آباد میں رننگ روم اور کریو لابی کی سہولیات کی جانچ کی اور وہاں موجود عملے سے بات چیت کی۔ انہوں نے نظام آباد ریلوے اسٹیشن کا بھی تفصیل سے معائنہ کیا، جس میں سی سی ٹی وی نگرانی نظام، "ایک اسٹیشن ایک پروڈکٹ" اسٹال اور دیگر سہولیات کی بھی جانچ کی۔ مہا مینیجر نے "امرت بھارت اسٹیشن اسکیم" کے تحت اسٹیشن پر جاری ترقیاتی کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے منوہر آباد کے قریب روڈ انڈر برج کا بھی معائنہ کیا۔

ایس ٹی ڈپو ناندیڑ کے مینیجر انکیت بلاڑ کی

ناگپور تبادلے پر شاندار وداعی تقریب

ناندیڑ: 11/جولائی (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ایس ٹی ڈپو) ناندیڑ ڈپو کے موجودہ مینیجر محترم انکیت بلاڑ کا ایس ٹی کارپوریشن کی جانب سے سینٹرل ورکشاپ ہنگنا روڈ، ناگپور میں نائب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دے کر تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ اس خوشی اور الوداعی موقع پر 11 جولائی 2025 بروز جمعہ کو ناندیڑ ایس ٹی ڈپو میں ملازمین اور کامگار بھائی بہنوں کی جانب سے ان کا بڑے احترام کے ساتھ تہنیت اور وداعی پروگرام منعقد کیا گیا۔ تقریب میں انہیں وٹھل-رکمیائی کی مورتی، شال، ناریل، تحفے اور پھولوں کے ہار پیش کیے گئے۔ ایس ٹی ناندیڑ ڈویژن کے ڈویژنل ٹرانسپورٹ سپرنٹنڈنٹ محترم ملیند کمار سونالے کے ہاتھوں انکیت بلاڑ کا شاندار استقبال اور اعزاز کیا گیا اور نیک خواہشات کے ساتھ وداع کیا گیا۔ پروگرام میں انکیت بلاڑ نے اپنے جذباتی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "مجھے پورے ڈپو کے کامگاروں

اور ملازمین کا بھرپور تعاون اور تال میل ملا، جس کی وجہ سے میں نے اس ڈپو کی قیادت اچھی طرح سنبھالی۔ آپ سب نے مجھے جو محبت دی، اس کے لیے میں آپ سب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔" پروگرام کے تعارفی کلمات اور نظامت گنونت ایچ. مسلواڑ نے کی۔ پروگرام کے آخر میں پالی پرکھ کیلاش واگھمارے نے سبھی مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ایس ٹی ڈپو کے درجنوں کامگار، ملازمین، بھائی بہنیں بڑی تعداد میں موجود تھے۔

لارا کا ریکارڈ توڑنے سے پرہیز کرنے والے ویان مُلڈر کی اُن سے کیا ہوئی بات؟

دنیائے کرکٹ کو اس وقت شدید حیرانی ہوئی تھی جب جنوبی افریقہ کے کپتان ویان مُلڈر نے ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں اپنا نام رقم کرنے کا بہترین موقع ہاتھ سے جانے دیا۔ زمبابوے کے خلاف کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ میچ میں مُلڈر 367 رن بنا کر بلے بازی کر رہے تھے، اور ویسٹ انڈیز کے مایہ ناز سابق بلے باز برائن لارا کے ذریعہ بنائے گئے ناٹ ا?و?ٹ 400 رن کے تاریخی ریکارڈ کے بے حد قریب پہنچ چکے تھے، لیکن ریکارڈ توڑنے سے عین قبل انھوں نے اننگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس فیصلے نے سبھی کو حیران کر دیا تھا، حالانکہ بعد میں مُلڈر نے کہا کہ وہ لارا کے ریکارڈ کو اس لیے نہیں توڑنا چاہتے تھے، کیونکہ لارا جیسے عظیم بلے باز کے نام یہ ریکارڈ رہنا چاہیے۔ اَب مُلڈر نے ایک انٹرویو میں اس راز سے پردہ اٹھایا ہے کہ انھوں نے اپنی یادگار اننگ اور ٹیسٹ میچ ختم کرنے کے بعد لارا سے بات کی تھی اور پھر دونوں کھلاڑیوں کے درمیان کچھ اہم گفت و شنید بھی ہوئی تھی۔ مُلڈر نے انٹرویو میں یہ انکشاف کیا کہ برائن لارا خود چاہتے تھے کہ ان کا ریکارڈ ٹوٹے۔ مُلڈر کے مطابق "لارا نے کہا کہ ریکارڈ ٹوٹنے کے لیے بنتے ہیں، تمھیں وہ کرنا چاہیے تھا جو اس لمحہ میں درست تھا۔ تمھاری خود کی ایک وراثت ہے۔" مُلڈر نے یہ انکشاف 'سُپر اسپورٹ' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ "ٹیسٹ میچ ختم ہونے کے بعد جب میں نے لارا سے بات کی تو انھوں نے نہ صرف میری تعریف کی، بلکہ اس بات پر شدید افسوس ظاہر کیا کہ اُن کا ریکارڈ نہیں ٹوٹا۔" مُلڈر کہتے ہیں کہ "لارا نے مجھ سے کہا کہ اگر تمھارے پاس موقع تھا تو تمھیں 400 سے زیادہ رن بنانے ہی چاہیے تھے۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم اپنی خود کی کہانی لکھ رہے ہو اور مجھے اس پر فخر ہے۔" لارا نے یہ بھی جوڑا کہ "مجھے اچھا لگتا اگر کوئی ایسا بلے باز ان کا ریکارڈ توڑتا جو اس حصولیابی کا حقدار ہو۔" واضح رہے کہ ایک گفتگو کے دوران جب سابق تیز گیند باز شان پولاک نے مُلڈر سے سوال پوچھا تھا کہ انھوں نے ریکارڈ توڑنے سے خود کو کیوں روکا؟ تو مُلڈر نے بے حد پُر سکون انداز میں جواب دیا تھا کہ "میں نے سوچا کہ ہماری ٹیم کے پاس اچھے خاصے رن ہیں، اور ہمیں اب گیند بازی پر توجہ دینی چاہیے۔ دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ لارا جیسے عظیم کھلاڑی کا ریکارڈ توڑنا میرے لیے ضروری نہیں تھا۔ وہ اس کے حقدار ہیں کہ ان کا نام ریکارڈ بُک میں رہے۔ اگر مجھے پھر کبھی موقع ملا، تو شاید میں پھر وہی فیصلہ لوں گا اور ان کا ریکارڈ نہیں توڑوں گا۔"

صوتی آلودگی پر قابو پانے کے لیے ڈیسبل کی موجودہ حدیں ناکافی

رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ کی اسمبلی میں پرزور توجہ دہانی، وزیر اعلیٰ نے مرکزی حکومت کو سفارش بھیجنے کا دیا وعدہ

ممبئی: 11 جولائی۔ مہاراشٹر کے رواں اسمبلی اجلاس میں کل صوتی آلودگی (PollutionNoise) کے بڑھتے مسئلے پر ایک سنجیدہ بحث اس وقت چھڑ گئی جب رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ نے مذہبی و سماجی تقریبات کے دوران پیدا ہونے والے حد سے زیادہ شور کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شہری علاقوں میں صوتی آلودگی ایک سنگین ماحولیاتی و سماجی مسئلہ بنتی جا رہی ہے، جو عوام کی صحت، ذہنی سکون اور بچوں و بزرگوں کی زندگی پر منفی اثر ڈال رہی ہے۔ رکن اسمبلی نے بتایا کہ صوتی آلودگی کو قابو میں رکھنے کے لیے جو قانون 2000 میں بنایا گیا تھا، اس میں رہائشی علاقوں کے لیے دن کے وقت زیادہ سے زیادہ 55 ڈیسبل اور رات کے وقت 45 ڈیسبل کی حد مقرر کی گئی ہے، جب کہ تجارتی علاقوں میں یہ حد دن کے وقت 65 اور رات کو 55 ڈیسبل ہے۔ صنعتی علاقوں میں دن کے وقت 75 اور رات کو 70 ڈیسبل کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر موجودہ وقت میں ان حدود پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے اور اکثر مذہبی تقریبات، لاؤڈ اسپیکر، جلوس اور سیاسی جلسوں میں شور کی سطح خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ ثنا ملک شیخ نے کہا کہ یہ معاملہ ریاست کے دائرہ? اختیار سے باہر ہے کیونکہ ڈیسبل کی قانونی حدود مرکز کے ماتحت ہیں، مگر ریاستی حکومت ایک جامع سروے کے ذریعے اس مسئلے کی شدت کو اجاگر کرتے ہوئے مرکز کو ترمیمی تجاویز بھیج سکتی ہے۔ انہوں نے ایوان کو بتایا کہ اسمبلی کے اندر بھی اس وقت ا?واز کی سطح 60 ڈیسبل سے اوپر ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ حالات کس قدر قابو سے باہر ہو چکے ہیں۔ اس توجہ دہانی کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے تسلیم کیا کہ یہ ایک حقیقی اور اہم مسئلہ ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ریاستی حکومت جلد ہی اس مسئلے پر ماہرین سے مشورہ لے کر ایک مفصل رپورٹ کی تیاری کرے گی اور اس کی بنیاد پر مرکزی حکومت کو سفارش بھیجی جائے گی تاکہ موجودہ قوانین میں ضروری ترمیم کی جاسکے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔